ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور (پاکستان)

نگران اعلیٰ
مولانا مفتی محمود

قدوسیت کبریٰ

صلی اللہ علیہ وسلم

پر مولانا ابو الکلام آزاد کا خصوصی مضمون

نورانی اور بیگم بھٹو کی ملاقات

۹ فروری تا ۱۵ فروری ۶۷۹ | قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

ہیں ہونے
ت کے کسی
ہوئی۔ اگر
کے تمام حلقوں
قابل فہم بھی ہے۔
کی علمبردار ایک جماعت
داریاں اس نعرے کی نسبت
نورانی صاحب کی بیگم بھٹو یا بھٹو سے
ری یا قرابت ہماری معلومات کی حد تک
تو پھر اس غیر سیاسی نجی نوعیت کی ملاقات
پہنائے جائیں؟ یہ ذمہ داری نورانی میاں کی
وہ اپنی پوزیشن صاف کریں۔ کچھ حالات وواقعات

نعت

وہ مسافر جو تری راہ میں کام آئیں گے
اُن پہ حوروں کے فرشتوں کے سلام آئیں گے

منکروں میں ترے جلووں کی شہادت کے لیے
لاکھ مہتاب و کواکب لبِ بام آئیں گے

تم نے راتوں کو اگر دل سے کیا وردِ درود
مِرا ذمہ تمہیں یزداں کے سلام آئیں گے

ہم کو رستے سے اٹھائیں نہ زمانے والے
ہم وہ پتھر ہیں جو تعمیر میں کام آئیں گے

ایسا گریہ تو ہے توہینِ تمنا میں شمار
اشک آنکھوں میں جو بے قید مقام آئیں گے

پہلے چپ چاپ بہشتوں کی بلندی سے گزر
تب کہیں عظمتِ انساں کے مقام آئیں گے

رحمتیں ان پہ گھٹاؤں کی طرح اُمڈیں گی
جب سرِ حشر محمد کے غلام آئیں گے

میکدے بند، صنم خانوں میں خاک اڑتی ہے
مرقد میں لبِ مے توحید کے جام آئیں گے

زندگی ختم ہوئی شکرِ خدا کر دانش
اب کہاں راہ میں دشوار مقام آئیں گے

احسان دانش

۱۲ ربیع الاوّل کی آمد آمد

نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیائے اسلام میں ۱۲ ربیع الاوّل کے روزِ سعید کی آمد آمد کا غلغلہ ہے۔ اس لئے کہ پاکستان میں اسی روز صدرِ مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نفاذِ شریعت کے سلسلے میں بنیادی اقدامات کا اعلان کرنے والے ہیں۔

تازہ خبر کے مطابق جنرل ضیاء الحق ۱۲ ربیع الاوّل کو صبح دس بجے قومی اسمبلی کی عمارت میں ایک خصوصی اجتماع میں نفاذِ شریعت کا اعلان کریں گے۔ اس اجتماع میں وفاقی وزراء سیاسی پارٹیوں کے راہنماؤں اور ملک میں اہم شخصیات کے علاوہ اسلام آباد میں مقیم سفارتی نمائندوں کو بھی مدعو کیا جائے گا اور اس تقریب کی تمام کارروائی ریڈیو پاکستان اور پاکستان ٹیلیویژن سے براہ راست نشر اور ٹیلی کاسٹ کی جائے گی۔

اس خبر کے بعد پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ حکومت اپنے وعدوں کے مطابق یقیناً نفاذِ شریعت کے اعلان میں مزید تاخیر و تاٴمل سے کام نہیں لے گی اگر خدانخواستہ حکومت نے کسی کے تاخیر و تادیل سے کام لیا تو نہ صرف قوم کا اعتماد موجودہ حکومت پر سے یکبارگی اٹھ جائے گا بلکہ پوری دنیا میں ملک و قوم کی رسوائی ہوگی۔

اب ہر شخص اپنی ان قربانیوں کو ثمر بار دیکھنا چاہتا ہے جو اس نے تحریکِ پاکستان اور تحریکِ نظامِ مصطفیٰؐ میں دی ہیں کیونکہ ان سے بڑھ کر فقید المثال قربانیاں نہیں دی جا سکتیں۔

یہ بھی قرینِ انصاف نہیں کہ قوم قربانیاں دیتی رہے اور اربابِ اقتدار قوم کو وعدۂ فردا پر ٹالتے رہیں۔ اور پھر ایسے ملک میں یہ کھڑاگ ہونا ہے جو حاصل ہی اسلامی نظام کی تنفیذ و ترویج کے لیے کیا گیا تھا۔

مگر افسوس کہ تیس سال تک قوم کو وعدہ فردا پر ٹرخایا جاتا رہا حتیٰ کہ بعض "دانشوروں" نے ہر دور کی حکومت کے تعاون اور ملی بھگت سے تحریکِ پاکستان اور نظریۂ پاکستان کی بوقلموں "تاویلیں" کرنا شروع کر دیں اور کچھ نام نہاد ترقی پسند تو اس حقیقت کا سرے سے ہی انکار کرنے لگے تھے اور کرتے ہیں کہ یہ ملک اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے عمل میں آیا تھا۔ کسی نے ہندوؤں کے چھوت چھات کا نتیجہ پاکستان کو بتانا شروع کر دیا اور کسی نے کہا کہ برادرِ وطن کے معاشی تسلّط سے نجات کی غرض سے پاکستان بنایا گیا تھا اور یہ ساری قربانی اس مقصد کے لیے دی گئی تھی کہ قومِ مسلم معاشی و اقتصادی طور پر آسودہ ہو جائے۔

یہاں تک کہ بانیٔ پاکستان کی بھی بعض ایسی تحریریں اور اقوال تلاش کر لیے گئے جن سے یہ تاثر ملتا ہو کہ واقعی پاکستان کا مقصد تخلیق ہندوؤں کے معاشی غلبہ سے چھٹکارا حاصل کرنا تھا۔

مگر گذشتہ تحریکِ نظامِ مصطفیٰؐ نے ایک مرتبہ پھر ثابت کر دیا کہ اسلامیانِ پاکستان آج بھی اس نظامِ عدل و مساوات کے خواہاں اور والہ و شیدا ہیں

...ہیں ہونے
...ت کے کسی
...ہوئی۔ اگر
...کے تمام حلقوں
...قابلِ فہم بھی ہے۔
...کی علمبردار ایک جماعت
...داریاں اس نعرے کی نسبت
...نورانی صاحب کی بیگم بھٹو یا بھٹو سے
...ری یا قرابت ہماری معلومات کی حد تک
...تو پھر اس غیر سیاسی نجی نوعیت کی ملاقات
ایکنی پہنائے جائیں؟ یہ ذمہ داری نورانی میاں کی
ہے وہ اپنی پوزیشن صاف کریں۔ کچھ حالات و واقعات
کی روشنی میں نورانی صاحب کی آمد و رفت کبھی اصغر خاں

بدلِ اشتراک
سالانہ -/۶۵
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۶
جمعۃ المبارک ۹ فروری ۷۹ء، ۱۱ ربیع الاوّل ۹۹ھ
رابطہ کیلئے: ہفت روزہ ترجمانِ اسلام، رنگ محل لاہور۔۸

لیے انہوں نے تحریکِ پاکستان میں قربانیاں دی تھیں تحریک نظام مصطفیٰ میں قوم مسلم کی بیداری و دارفتگی سے وہ مٹھی بھر عنصر خوفزدہ ہو کر دب گیا تھا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہونے والے اور مسلمانوں ہی جیسے نام رکھنے والے یہ ترقی پسند دانشور اپنے افکار و مزعومات سے تائب ہو گئے تھے نہیں نہیں ہرگز نہیں اس عنصر نے پہلے سے کہیں بڑھ کر اپنی زیرِ زمین سرگرمیاں تیز کی ہوئی ہیں یہ عنصر آج بھی گھات لگائے بیٹھا ہے کہ کب اسلام دوست طاقتیں باہم دست و گریباں ہوں اور کب وہ دام ہمرنگِ زمیں بچھا کر اسلامیان ملک کو اپنے تزویری حربوں کا شکار کریں۔

ہم اس موقع پر یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ بدقسمتی سے اسلامی نظام کی بعض داعی جماعتیں اور اسلامی نظام کے علمبردار بعض مسجع، مقفع رہنما شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنے اعمال و کردار سے لادینی اور مخالف اسلامی نظام عنصر کی تقویت کا باعث بن رہے ہیں۔ یہ لوگ فرقہ واریت کی چنگاری کو ہوا دے کر خرمن امن و اتحاد کو خاکستر کر دینے پر تلے ہوئے ہیں ان کے نزدیک چند رسومات کا نام اسلام رہ گیا ہے اور انہیں رسومات و خرافات کے تحفظ و بقاء کے لیے مسلمانوں کو باہم دگر دست و گریباں کر دینے کی مہم پر گامزن ہیں اس لیے کہ ان کے نون و نوش کے لیے ان غیر شرعی رسومات کا وجود شریعت کے نام سے بہت ضروری ولابدی ہے۔ اگر یہ رہنمایان قبا پوش و شملہ دراز ایسا نہ کریں تو ان کے کام دہن کی بات نہیں بنتی۔

ہم تشتت و انتشار کے داعیوں کی خدمت میں بڑے ادب سے گذارش ریں گے کہ وہ اپنے بانیٔ فرقہ کی وصیت پر جو انہوں نے دم واپسیں کی تھی اور انداز سے بھی عمل کر سکتے ہیں کیا ضروری ہے کہ اس مقصد کے لیے ن وطن میں سر پھٹول اور بھو کا فضیحتی ہی کرائی جائے اگر آپ کے سے خاکم بدہن وہ ملحد و لادینی عنصر ایک مرتبہ پھر غالب آ گیا جو بیٹھا ہے تو پھر نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری۔ سے قبل بھی تو وہ منفی مقصد کی تکمیل کے لیے اتحاد و اتفاق کے ایمان افروز فضا کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں۔ ابھی کل ت کے سب سے بڑے علمبردار کراچی ایسے د کے صدر کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال تھے آخر اتنی جلدی انہوں نے اس عہد ں بہادر شہریوں کی موجودگی میں کیا فاداری کی تھی اسے تو کسی صورت موقعہ پر جب پہلے سے صد کی تکمیل کر فنا باقی ہے۔

ابھی تو اسلامی نظام کی تنفیذ میں حائل راستے کی دلیوار اور راہ کے سنگ گراں ہی کو گرایا گیا ہے اور اس کے بھی کھنڈرات ابھی اٹھانا باقی ہیں تا کہ منزل مقصود تک پہنچنے میں آسانی رہے۔

اور پھر سب سے بڑھ کر موجودہ عبوری حکومت اسلامی نظام کی بنیاد یں رکھنا چاہتی ہے اس مرحلے پر تو شدید ضرورت تھی کہ تعاون و تضاعد کے جذبہ سے کام لیا جاتا اور وہ تمام طاقتیں مجتمع ہو جاتیں جو سچے دل سے اس ملک میں اسلام کا بول بالا چاہتی ہیں۔

اس مرحلے پر حکومت کو اسلامی لوگوں کے تعاون کی اشد ضرورت ہے اگر اسلام کا نام لینے والے رہنماؤں نے اپنی موجودہ روش پر نظرِ ثانی نہ کی اور وہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد کی تعمیر و تزئین میں اس طرح سے منہمک رہے جیسا کہ وہ چند ماہ سے ہیں تو وہ دن دور نہیں جب پوری قوم ہلاکت و بربادی کے ایسے دلدل میں پھنس جائے گی جس سے نکلنا ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہو گا۔

بین الاقوامی رخ سے بھی دیکھا جائے تو اتحاد و اتفاق کی اہمیت و افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ایران میں جو کچھ ہو رہا ہے کسی سے پوشیدہ نہیں افغانستان میں جو ناٹک رچایا گیا ہے وہ سب کے سامنے ہے کمبوڈیا اور صومالیہ کے حالات سے کون واقف نہیں مشرقِ وسطیٰ جس گرداب میں مبتلا ہے وہ اظہر من الشمس ہے اور سپر طاقتیں جو کچھ سوچ رہی ہیں بلکہ جو کچھ کر رہی ہیں وہ بھی اہل علم کی نظر میں ہے کیا ان سب حالات کا تقاضا یہ نہیں کہ غلبۂ اسلام چاہنے والی قوتیں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔ اور پھر اس بنیانِ مرصوص سے جو بھی طاقت ٹکرائے پاش پاش ہو کر رہ جائے۔

پیغمبرِ اسلام، روحِ دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مبارک و مسعود مہینہ میں ہم ان اسلامی قوتوں کو دعوتِ اتحاد دیتے ہیں جو متفقہ پلیٹ فارم کو معمولی رنجشوں کی وجہ سے محض اپنی اناگی پاسداری کی وجہ سے خیر باد کہہ کر چلی گئیں تھیں اور اب جگ ہنسائی کا سبب بنی ہوئی ہیں۔

خدارا ایک مرتبہ پھر اسی ولولے، جذبے اور جوش و خروش سے شانہ بشانہ ما کر چلیے اور اسلامی نظام کی منزلِ مراد کو پا لینے تک کم از کم متحد و متفق رہئے۔ تا کہ کسی لادینی عنصر کو در انداز ہونے کا موقع فراہم نہ ہو۔

صدر مملکت سے بھی التماس ہے کہ وہ نفاذ شریعت کی مہم کو انجام تک پہنچائیں اور دنیا و آخرت کی سرخروئی حاصل کر لیں۔ کچھ ایسی حکایتیں بھی سننے میں آ رہی ہیں کہ کچھ اہم لوگ عوام کے خوف سے تو اسلامی نظام کے نفاذ کی بات کرتے ہیں لیکن اندرخانہ نفاذ شریعت کی تنفیذ میں رکاوٹیں بھی کھڑی کر رہے ہیں۔ خدا کرے ایسا نہ ہو اور یہ کام بحسن و خوبی انجام پا جائے جس کیلئے عالم اسلام دعائیں کر رہا ہے اور دشمنانِ اسلام سازشیں۔

محمد ادریس قاری ملتان

نورانی ، بیگم ملاقات ؟

- جے۔یو۔پی کے ورکرز اس ملاقات سے مایوس ہوئے ہیں
- اتحادی وزراء کے بارے میں تندئ گفتار بے سبب نہ تھی
- نورانی میاں! شرعی لبادہ کا ہی لحاظ کیا ہوتا ہے ؟

جب سے قومی اتحاد میں شامل جماعتوں نے حکومت میں دو اہم مقاصد کے پیش نظر شمولیت اختیار کی ہے اور نورانی صاحب نے اتحاد سے علیحدگی اختیار کی ہے۔ جناب نورانی میاں اتحاد اور اس کے وزراء کو بے نقط جلی کٹی ہمہ وقت سنانے میں مصروف ہیں۔ اس بارے میں ان کا پیمانۂ صبر اس حد تک لبریز ہو چکا ہے کہ وہ فوجی حکومت سے تعاون کی یقین دہانی کے باوجود ان کے انتخابات کے وعدے پر یقین نہیں کرتے۔

حکومت کی موجودہ پوزیشن میں سول افراد کی حیثیت پاور کے لحاظ سے نمبر دو پر ہے۔ لیکن نورانی صاحب کو نہ تو فوجی حکومت سے کسی قسم کی شکایت ہے کہ اس کے خلاف زبان پر کوئی بات لائیں اور نہ ہی پیپلز پارٹی کے سابقہ دورِ حکومت کی دھاندلیوں بدعنوانیوں اور سنگین غلطیوں سے گلہ ہے۔ اس کو اس حد تک وہ فراموش کر چکے ہیں کہ وہ بزبان خود مدعی ہیں کہ موجودہ سول حکومت نے بھٹو دورِ حکومت سے بھی حالات بدتر کر دیئے ہیں اور تمام تر مسائل کے ذمہ دار صرف اتحاد کے وزراء ہیں جبکہ حکومت میں سرکاری وزراء بھی شامل ہیں۔ اور ان کے پاس بہت ہی اہم عہدے اور مناصب ہیں۔ وزارت خزانہ۔ وزارت تعلیم۔ وزارت منصوبہ بندی۔ وزارت دفاع اور وزارت داخلہ یہ تمام وزارتیں سرکاری کوٹے میں ہیں یہ تمام وزارتیں یا تو نورانی صاحب کے نزدیک انتہائی کامیابی سے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر رہی ہیں اور یا پھر نورانی صاحب کے ترکش کے تیر ادھر رخ کرنے کی قوت و جرأت نہیں رکھتے۔

بہرحال نورانی میاں سے اس موقعہ پر یہ سوال بے جا نہ ہوگا کہ موجودہ حکومت کے تمام وزراء کے لیے قانونی اخلاقی اور جمہوری اصولوں کے پیش نظر ملکی خزانہ سے معاوضہ لینا جائز نہیں ہے۔ آخر آپ کے اس فتویٰ کے "زیر عتاب" صرف اتحادی وزراء کیوں ہیں ؟ ذرا ادھر بھی نگاہِ کرم ہوتی — ؟ جو "جواب آں غزل" بھی سنا ہوتا۔

نورانی میاں کے اس تفاوت کی آج تک ہمیں کوئی توجیہہ نہیں سمجھ آتی تھی۔ اور ڈھونڈھنے سے بھی کسی تاویل کا سہارا نہ ملتا تھا — مگر حال ہی نورانی میاں نے ہمارے تمام شبہات کا ازالہ کر دیا ہے جو انہوں نے کراچی " کلفٹن میں نصرت بھٹو سے ملاقات کی ہے اور اس کی تفصیلات بتلاتے ہوئے مولانا نورانی صاحب نے فرمایا کہ یہ ملاقات نجی نوعیت کی تھی۔ کوئی سیاسی مسئلہ زیر بحث نہیں آیا۔

مولانا صاحب کے اس دو طرفہ رویے سے جس کے سبب صرف اتحادی وزراء مطعون ہوتے تھے "موقع شناس" لوگ سمجھ گئے ہیں کہ مولانا صاحب کی اصل ڈوری کہاں سے ہلتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ پیپلز پارٹی نے اپنی تحریک کے تمام تر طریقے استعمال کئے مگر کامیابی نہ ہوتے ہوئے اب سنیت کے نام پر اتحاد سے ٹکراؤ اور ملک کے لیے امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنے میں نورانی میاں سے روابط بڑھائے اور اس سلسلہ میں سب سے پہلے نورانی میاں پر ڈورے ڈالے گئے۔

نورانی میاں کی اس ملاقات سے جمعیتہ علماء پاکستان کے ورکروں کو انتہائی دکھ اور صدمہ ہوا ہے۔ جمعیت علماء پاکستان کے ورکرز جو نظام مصطفےٰ کے لیے بے حد کوشاں ہیں اور اپنے تئیں مخلص بھی ہیں اپنی اس قیادت سے خاصے مایوس ہوئے ہیں۔ اور اب وہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ ان کی قیادت اعلیٰ ان کو کس طرف لے جا رہی ہے اور کہاں تک لے جا کر چھوڑے گی۔

آئندہ ہونے والے جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی انتخابات کا نتیجہ بھی اس ملاقات سے واضح طور پر متاثر ہوگا۔ اور عین ممکن ہے کہ معزز شخصیتوں کا بھرم کھل جائے۔

جمعیت علماء پاکستان کی پالیسی، اس کا پروگرام کسی طور پر بھی اتحاد کے منشور اور پروگرام سے الگ نہیں ہو سکتا۔ ضابطہ کی کارروائی نہ ہونے کے باوجود کہ وہ اتحاد میں شامل ہو کر اس کی ایک رکن بنے۔ اس سے انکار ممکن نہیں ہے کہ وہ اتحاد کی ایک حلیف جماعت ہے۔ لیکن نورانی میاں اس کو نہ سمجھیں تو یہ ان کی نادانی یا دانستہ مشعوری بے حسی ہے۔ اس وقت چونکہ سیاسی تعطل ہے۔ اس لیے ممکنہ ردعمل صحیح طور پر سامنے نہیں آسکتا۔ تاہم نچلی سطح پر جمعیت پاکستان یہ بات سوچنے پر مجبور ہے اگر بھٹو سے ملاقات کی پاداش میں رفیق باجوہ کو جمعیت پاکستان کی ابتدائی رکنیت سے خارج کیا جا سکتا ہے تو پھر نورانی میاں کی بیگم نصرت بھٹو سے نجی ملاقات کے نتائج بھی کچھ اس سے مختلف نہیں ہونے چاہیے۔ نورانی صاحب کی یہ ملاقات جمعیت کے کسی باضابطہ اجلاس کی منظوری کے بعد نہیں ہوئی۔ اگر کسی منظوری کے بعد ہوئی تو جمعیت کے تمام حلقوں کی خاموشی نہ صرف تعجب خیز بلکہ ناقابل فہم بھی ہے۔ جے۔یو۔پی چونکہ نظام مصطفےٰ کی علمبردار ایک جماعت ہے اس لیے اس کی ذمہ داریاں اس نعرے کی نسبت کچھ اضافی بھی ہیں۔ نورانی صاحب کی بیگم بھٹو یا بھٹو سے کوئی رشتہ داری یا قرابت ہماری معلومات کی حد تک نہیں ہے۔ تو پھر اس غیر سیاسی نجی نوعیت کی ملاقات کو کیا معنی پہنائے جائیں ؟ یہ ذمہ داری نورانی میاں کی ہے وہ اپنی پوزیشن صاف کریں۔ کچھ حالات و واقعات کی روشنی میں نورانی صاحب کی آمدورفت کبھی اصغر خاں

کے پاس، کبھی پیر پگارا سے نیاز مندیاں۔ کبھی بیگم بھٹو سے روابط کی پینگیں یہ سب ملتی جلتی ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں معلوم ہوتی ہیں ــــ اس سارے کھیل میں نورانی میاں کی اپنی پوزیشن تو خراب ہو رہی ہے کہ وہ کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر بھاگتے ہیں لیکن ہاتھ کچھ نہیں لگتا۔ نورانی میاں کو اپنے "مذہبی لبادے" کی بھی رعایت رکھنا ضروری ہو جاتا ہے کہ جس نظامِ مصطفیٰ کے وہ علمبردار ہیں کیا ان کو ضمیر اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ نظام مصطفیٰ کا نعرہ بلند کیا جائے اور غیر محرم عورتوں سے اس طور پر نجی ملاقاتیں کی جائیں۔ نورانی میاں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اکابر کی آراء میں سے کسی کوئی "جزئی" نکال ڈھونڈیں۔ اور اس کو شرعی جواز کا سہارا دے دیں۔ ملک کے وزراء کے لیے صبح و شام دورے کرنے، ملکی کام کر کے عوام کے مسائل کے حل کے لیے جدوجہد کرنے کے بعد ان کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ ملکی خزانے میں سے اپنا حق وصول کریں۔ اس کا تو شرعی جواز نہیں۔ لیکن یہ جو کچھ جناب کی ذات گرامی سے منسوب ہو رہا ہے اور آپ جو کچھ کر رہے ہیں یہ سب کچھ شریعت کے مطابق ہو رہا ہے۔ اس کا اخلاقی شرعی جواز ہے؟

نورانی میاں کو نہیں معلوم کہ تحریک نظام مصطفیٰ کے موقع پر لوگوں نے اس منتشر کر قیادت پر کس بھرپور طریقے سے اعتماد کیا تھا اور آج اس شیرازہ کو منتشر کرنے کے بعد جناب مولانا صاحب اسی "عطار" سے پھر راہ رسم اور روابط بڑھا رہے ہیں۔ جس کی مخالفت میں کل وہ خود پیش پیش تھے۔ یہ نورانی صاحب ہی بتا سکتے ہیں کہ حالات کی وہ کونسی مجبوری ہے جو آپ کو یہاں تک لے گئی ہے؟

ایک طرف تو آپ مخالفت پاکستان، اور پاکستان کی بنیاد دیرینہ اتحاد کی باتیں کرتے ہیں اور دوسری طرف پیپلز پارٹی سے بھی تعلقات استوار کرتے ہیں کیا آپ کو ابھی اس بارے میں شک ہے کہ بھٹو اور اس کی پارٹی سقوط مشرقی پاکستان کی ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں ہے؟ کیا بھٹو کے ناعاقبت اندیشی رویے اور اقتدار کے غلط جذبے کے سبب پاکستان دولخت نہیں ہوا؟ اگر آپ کو پاکستان سے اتنی ہی محبت ہے اور آپ اس کی ترقی و استحکام کا دم بھرتے ہیں۔ تو خوشی سے نیا سیاسی اتحاد قائم کریں ــــ لیکن اس بات کا کوئی جواز نہیں ہے کہ آپ اپنا پلڑا بھاری کرنے کی خاطر ان لوگوں کو بھی سینے سے لگانے کو آمادہ ہو جائیں جن کی تلوار سے ابھی تک خون کے قطرے ٹپک رہے ہوں۔ اور ان کے بے رحم ہاتھ بچے کھچے پاکستان کی طرف پھر تلوار لیے بڑھ رہے ہیں؟

شہدائے تحریک کے خون کا یہی "مقدس صلہ" ہے؟ قربانی کی قدر افزائی اسی سیاسی بے غیرتی کا نام ہے؟..... کیا چلی گئی وہ تیمور کے گھر سے؟ شرافت اسی کو کہتے ہیں؟ یاد رکھئے آپ کے اسلام اور نظام مصطفیٰ کے بلند بانگ دعووں کا پول کھل گیا۔ اور بیچ چوراہے آپ کا بھانڈا پھوٹ چکا ہے سیاسی عمل کے تعطل کے بعد آپ کا محاسبہ عوام کی طرف سے ہوگا۔ اور اس محاسبہ سے آپ کے لیے بچنا ممکن نہ ہوگا۔

تازہ خبر یہ ہے کہ "۲۵ عدد چوہے مارو، اور شادی کر لو"۔ یہ انتہائی آسان طریقہ ہے شادی کرنے کا، آج کے اس ماحول میں شادی ایک عذاب سے کم نہیں۔ شادی تو ہو جاتی ہے سو ہے مگر اس کے متعلقات پورے نہیں ہونے پاتے۔ سنا ہے کہ ایک آدمی نے شادی کی تو اس کے دوست اس کے پاس گئے اور مبارکباد دینے کے بعد مٹھائی کا تقاضا کیا ــــ اس نے جواباً کہا کہ افسوس ہے آپ لوگ مٹھائی کا تقاضا کرتے ہیں۔ مٹھائی تو کسی خوشی کے بعد ہوتی ہے۔ آپ لوگوں کو چاہیے تھا کہ "شادی" کے بعد تعزیت کے لیے آتے کیونکہ میں زندگی بھر کا قیدی ہو گیا ہوں اور ساری زندگی کی تنخواہ جرمانہ ہو گئی ہے تو مناسب تعزیت کرنا تھی۔ مٹھائی کا تقاضا غلط ہے۔

شادی کے بارے میں عورتوں کا تاثر تو یہی ہے کہ مرد ایک سے زیادہ شادی نہ کر پائیں۔ مگر مرد اپنے حقوق کا رعب جھاڑتا ہے کہ مجھے حق ہے کہ دوسری تیسری اور چوتھی شادی کر لوں مگر کرتا نہیں۔ اب تو زمانے کے نشیب و فراز بدل گئے۔ ایک پر ہی قناعت کرنا ضروری ہے۔ سنا ہے کہ عالمگیر کے زمانے میں ایک عورت نے "چار شادیاں" کریں۔ عالمگیر مرحوم کو پتہ چلا تو اس کی طلبی ہو گئی۔ عورت پریشان ہوئی کہ عالمگیر سخت گیر بھی ہے مسئلہ شریعت کا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی سخت گیری سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

عورت پیشی کے لیے جا رہی تھی تو ایک طالب علم راستے میں ملا، اور کہا اگر مٹھائی کا وعدہ کرو، تو جان بخشی کی صورت بتاؤں۔ عورت نے وعدہ کر لیا۔ تو طالب علم نے بتلایا کہ عالمگیر سے کہنا۔ جہاں پناہ جان امان پاؤں تو عرض کروں قصہ یہ ہے کہ ایک دن میں گذر علماء کرام کے مجمع پر ہوا تو وہ فرما رہے تھے کہ "چار شادیاں" جائز ہیں یہ مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ مرد کے لیے کہہ رہے تھے یا عورت کے لیے تو میں نے سمجھا کہ عورت کے لیے بھی جائز ہیں ــــ چنانچہ عورت کی اسی تاویل پر عالمگیر ہنسا بھی اور عورت کو چھوڑ بھی دیا۔

بہرحال عام حالات میں شادی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ جس کو نبھانا مشکل ہے۔ یہ ذمہ داری تو زوجین کی ہوتی ہے لیکن زوجین بننے کے لیے دشواریاں دور کرنے کی خاطر انڈونیشیا حکومت نے بہت آسانی پیدا کر دی ہے۔

لیجئے خبر یہ ہے۔

جکارتہ ۲۰ جنوری انڈونیشیا کے جزیرہ جاوا کے وسطی ضلع میں شادی کے آرزو مند نوجوانوں سے کہا گیا ہے کہ سرکاری طور پر شادی کرنے سے پہلے کم از کم ۲۵ چوہے مار کر پیش کریں حکم کے مطابق جو نوجوان ۲۵ چوہے مار کر پیش کر سکیں گے انہیں شادی کرنے کی اجازت مل سکے گی۔ یہ چوہے دلہن کی "بری" یا "جہیز" میں شمار ہوں گے اس علاقے کے اسکولوں کے طلباء کو بھی حکم دیا گیا ہے چھٹی کے بعد ہر طالب علم بھی تین تین چوہے ہر روز مارے۔ یہ تمام اقدامات در اصل چوہوں سے فصلوں کو بچانے کے لیے کئے جا رہے ہیں۔ چاول کی فصل کو ہر سال یہ چوہے بے پناہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک ضلع کو اعزازی طور پر "چوہے مار سوما" کا خطاب دیا گیا ہے۔ اس ضلع نے اپنے علاقے میں ۲۰ لاکھ چوہے مارے ہیں۔

(اے پی پی / رائٹر)

چوہے کے متعلق پہلے یہ تو سنا تھا کہ یہ حج کرانے میں خاصی مہارت رکھتے ہیں۔ یعنی جب ان کو کھاتے کھاتے تعداد ۹۰۰ صد تک پہنچ جائے تو سمجھو کہ حج کے دن قریب آچکے ہیں۔ لیکن شادی کرانے میں اس کی

باقی صفحہ ۲۲ پر ملاحظہ فرمائیے

میرے جسم کو ٹھنڈا کیا جا سکتا ہے

مگر میرے ایمان کی چنگاری گرما گرم رہے گی

احقر راقم کو الحمد اللہ حضرت شیخ التفسیر مجاہد کبیر مولانا لاہوری قدس اللہ سرہٗ کا نیاز حاصل رہا خصوصاً مودودی صاحب کے خود ساختہ عقائد کی رد میں جب حضرت الشیخؒ میدان عمل میں تھے تو آپ نے بہاولپور ڈویژن میں اس احقر کو ہی اپنا انچارج مقرر فرمایا تھا۔ حضرت شیخ التفسیرؒ کو قدرت نے ایسی جامع طبیعت عطا فرمائی تھی کہ آپؒ ہر میدان میں اسلام کے ایک نڈر اور اعلیٰ جری سالار کی حیثیت سے معاندین اسلام کے ہر گروہ کی سرکوبی کے لیے مصلحتوں کو پس پشت ڈال کر لڑتے رہے، اور اس خیال کا تصور تک بھی نہ کیا کہ مدمقابل کتنا طاقتور اور مضبوط ہے میرے پاس اس دعوٰی کے ثبوت کے لیے بہت سی واضح دلیلیں ہیں مگر موضوع کی عدم مناسبت کے باعث فی الحال انہیں قلم زد کر رہا ہوں۔

آپ نے مسلک حق کی نشر و اشاعت اور اس کی مخلصانہ تبلیغ کے لیے جو کارہائے نمایاں انجام دئے وہ آج تاریخ کا ایک روشن باب ہے جس سے آج بھی متلاشیان حق صراط مستقیم کا سیدھا راستہ اپنی نگاہوں سے دیکھ کر چل سکتے ہیں۔ آپؒ ہر لحاظ سے حضرت امام انقلاب مولانا علامہ سندھی نور اللہ مرقدہٗ کے حقیقی جانشین تھے حضرت مولانا سندھیؒ نے جس طرح اسلام کے نظام حیات کے لیے اپنی جان کی بازی لگا رکھی تھی اور سامراج کی طرف سے جلا وطن کر دینے کے باوجود کام کی رفتار میں کوئی فرق نہیں آنے دیا تھا بعینہٖ یہی حالت ہمارے حضرت شیخ مولانا لاہوریؒ کی تھی بلا مبالغہ اگر چاہتے تو سونے کی دیواریں بنوا لیتے مگر عمومی عادت مبارک یہ تھی کہ دور دراز مقامات کے لیے تبلیغ کے لیے جب مدعو کئے جاتے تو زاد راہ تک بھی اپنی طرف سے جمع کر کے لے جاتے یعنی جلسوں میں شرکت کرنے کے لیے نہ کرایہ قبول فرماتے اور نہ ہی کھانا الا ماشاء اللہ۔ اسلاف علماء دیوبند کثر ہم اللہ تعالیٰ کے صرف معتقد ہی نہیں بلکہ خود راسخ فی العلم ہونے کے باوجود ان کے مقلد معلوم ہوتے تھے اور اکثر مجالس میں بزرگان دیوبند کے عجیب و غریب واقعات و قصص سناتے وقت خود بھی اشکبار ہو جاتے تھے تفسیر قرآن مجید سے ایسا تعلق خاطر تھا کہ پتھروں کی بارش اور سامراج کی جیل میں بھی آپ نے اس کو ترک نہیں کیا تقریباً ۴۰ برس تک شیرانوالہ گیٹ جامع مسجد میں آپ درس قرآن مجید دیتے رہے جس سے علماء سے لیکر وکلاء، پروفیسروں بلکہ مسلم اور غیر مسلم کے ہر ایک طالب قرآن نے استفادہ کیا انگریز دشمنی میں جو قربانیاں پیش کیں اگر آج صرف ان کو ہی تفصیل سے قلمبند کیا جائے تو ہزاروں صفحات پر یہ کتاب پھیل سکتی ہے ان چند سطروں میں آپ کا تعارف کرانا ناممکن ہے ایک واقعہ تبرکاً عرض کرتا ہوں کہ جب مولانا سندھیؒ کی تحریک ریشمی رومال الم نشرح ہو گئی تو اس میں حضرت مولانا مرحوم بھی ایک مرکزی کردار کی حیثیت سے گرفتار کر لیے گئے اس اس لیے کہ ہند و پاک میں حضرت مولانا ہی اسس تحریک کو چلا رہے تھے جب آپ کو گرفتار کیا گیا اس وقت بھی آپؒ درس قرآن مجید دے رہے تھے آپ کے خلاف سامراج نے غداری کا جرم عائد کیا اور آپ کو پاؤں میں بیڑیاں ہاتھوں میں زنجیریں حتیٰ کہ گلے میں آہنی طوق ڈال کر عدالت میں لایا گیا عوام کا ایک جم غفیر آنسو بہا رہا تھا مگر آپؒ مسکرا رہے تھے بلکہ بعض روایات کے مطابق گلے میں قرآن بھی حمائل کر رکھا تھا کسی شاعر نے حضرت کی ترجمانی کی

ہر شب کو شب کہا ہے سر دار بار ہا
آساں نہیں یہ کام مگر کر رہے ہیں ہم

انگریز نے اس عاشق قرآن پر ظلم کا ہر تیر بیدردی سے چلایا اور اپنی نادانی و حماقت کی وجہ سے حضرت شیخؒ کو انگریز دشمنی سے ہٹانے کی ہر کوشش کی مگر ہر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی حتیٰ کہ اس ظالم جابر نے اللہ تعالیٰ کے اس برگزیدہ اولیاء اللہ کو برف کے بلاکوں پر ہاتھ پاؤں جکڑ کر لٹا دیا گیا مگر آپ کی زبان سے ایک ہی کلمہ جاری رہتا تھا اے ظالمو! تم برف کے بلاکوں سے میرے جسم کو ٹھنڈا کر سکتے ہو مگر تم کو کیا معلوم کہ میرے ایمان کی چنگاری میں کوئی فرق نہیں آ سکتا تمہارے اسلاف کفار ہمارے صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی تو ایسا ہی رویہ اختیار کرتے تھے مگر ایمان باللہ ایک ایسی نعمت عظمیٰ ہے جس کی بدولت جان تو جان آفریں کے سپرد بڑی خوشی سے کی جا سکتی ہے ہاں ظالم کی ہاں میں ہاں ملانا اللہ والوں کی عادت نہیں ہوتی حضرت امام لاہوریؒ نے قرآن مجید کی تفسیر مع ربط آیات بھی لکھی ہے اور یہ صدقہ جاریہ کے طور پر انشاء اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک قائم رہے گی قرآن مجید کی تفاسیر سے علماء دیوبند کی دلچسپی کا اندازہ لگانے کے لیے دیکھا جائے تو یہ حضرات پورے برا عظم ایشیا میں بالعموم اور برصغیر میں بالخصوص

نمایاں نظر آتے ہیں ملاحظہ فرمائیے حضرت شیخ الہندؒ مولانا محمود الحسنؒ نے مالٹا کی سخت اور بدترین جیل میں بھی قرآن مجید کا ترجمہ لکھا تفسیر لکھ رہے تھے بلکہ سورت آل عمران کی تفسیر بھی مکمل کرلی تھی کہ رہائی کا پروانہ آگیا بقیہ تفسیر عمدۃ المفسرین شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانیؒ نے پوری کی اور حق تو یہ ہے کہ حضرت ممدوحؒ نے حق ادا کر دیا اس ترجمہ و تفسیر نے ایسی مقبولیت حاصل کی کہ حضرت شیخ التفسیر مولانا لاہوریؒ جیسے اعلیٰ مفسر بھی خطبات جمعہ وغیرہ میں شیخ الاسلامؒ کے حاشیہ کو ہی ترجیح دیتے تھے اور آج کل آپ کے صحیح اور حقیقی جانشین حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلہ العالی کا بھی یہی معمول چلا آرہا ہے غور فرمائیے

۱ ۔ ترجمہ و تفسیر از حضرت شیخ الہندؒ اور مولانا علامہ شبیر احمد عثمانی رح

۲ ۔ تفسیر بیان القرآن از حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

۳ ۔ تفسیر ترجمان القرآن از امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ

۴ ۔ تفسیر جواہر القرآن از حضرت شیخ المفسرین مولانا حسین علیؒ اور حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب مدظلہ العالی۔

۵ ۔ تفسیر معارف القرآن حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ۔

۶ ۔ تفسیر قرآن مع ربط آیات اور خلاصہ جات حضرت شیخ المفسرین مولانا احمد علی لاہوریؒ

۷ ۔ تفسیر الہام الرحمان از امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ

حضرات قارئین یہ تو مستقل تفسیریں ہیں جو اس وقت ملک میں پھیلی ہوئی ہیں اس کے علاوہ سینکڑوں مقامات پر علماء دیوبند کے علماء نمائندگان باقاعدہ تفسیر قرآن مجید پڑھانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جن میں سے شیخ التفسیر حضرت مولانا الشیخ محمد عبد اللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب مدظلہ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور مدظلہ محقق مفسر قرآن حضرت مولانا عبد الغنی صاحب جاجروی مدظلہ کے ہاں سیکڑوں کی تعداد میں علماء طلباء علوم قرآنی سے مستفید ہوتے ہیں اور ویسے بھی مجموعی طور پر علماء دیوبند کی پوری جماعت مبلغ قرآن چلی آرہی ہے حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نور اللہ مرقدہٗ جب قرآن کریم تلاوت فرماتے تھے سبحان اللہ غیر مسلموں کی بھی چیخیں تک نکل جاتیں مگر وائے افسوس کہ پاکستان کے وزیر غضنفر علی نے راولپنڈی میں خطاب عام میں حضرت شاہ جی مرحوم کا نام لیکر کہا کہ اب وہ زمانہ ختم ہو گیا ہے جب عطاء اللہ شاہ بخاری قرآن سنا سنا کر لوگوں کو اُلو بنایا کرتا تھا اب پاکستان بن گیا ہے اور یہاں اب ان چیزوں کی کوئی گنجائش نہیں ریکارڈ میں اب بھی یہ بات یا یہ مردود جملہ موجود ہے جب حضرت شاہ صاحب کو اس جانکاہ واقعہ کا علم ہوا تو تھوڑی دیر توقف کر کے فرمایا ؎

تبرائیو اب تبرا کرو۔ گیا وقت قرآن خوانی گیا
کرو گو مگو یا علی یا علی – کہ اب ذکر اول و ثانی گیا۔
کرامت علی کا ہے راج غضنفر۔ محمد علی آنجہانی گیا

ہمارا ایمان ہے اور ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ بروز حشر بھی دیوبند کا ہر عالم دین حضرت شاہ عبد القادر کی طرح یہ کہتا ہوا بارگاہ الٰہی میں پیش ہوگا ؎

روز محشر ہر کسے در دست دارد نامۂ
من نیز حاضر میکنم تفسیر قرآن در بغل

کمالات کا ایک لاثانی خزینہ

اس سے میری مراد حضرت شیخ التفسیر و شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث سہارنپور ہیں مجھے آپ کی اور آپکے خاندان کی پاک سیرت نے ایسا متاثر کیا ہے کہ ہر وقت دل میں خیال آتا ہے کہ کاش اللہ تعالے کے اس نیک بندہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا آپ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب علیہ الرحمۃ بھی ایک اعلیٰ درجہ کے باکمال بزرگ تھے اور گھر بھر میں یہ دستور بنا رکھا تھا کہ پوری رات کوئی نہ کوئی ذکر اللہ میں مشغول رہے بارہ بجے رات تک خود حضرت ممدوح مولانا محمد یحییٰ صاحبؒ مطالعہ میں مصروف رہتے پھر مولانا صاحبؒ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحبؒ بیدار ہو جاتے اور ذکر اللہ میں مشغول رہتے اور رات کے پچھلے حصے میں اپنے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا محمد صاحبؒ کو بیدار کر دیتے اس طرح ساری رات ختم ہو جاتی یہ تو والد ماجد تھے اب حضرت ممدوحؒ کی والدہ ماجدہؒ کا شغل ذکر بھی ملاحظہ فرمائیے یہ پاک بی بیؒ قرآن کریم کی حافظہ تھیں قرآن کریم اتنا پختہ تھا کہ کبھی متشابہ نہ لگتا اور ہر ہفتہ میں قرآن کریم کا ایک ختم کرتیں اس کے علاوہ یہ یومیہ پروگرام تھا کہ درود شریف پانچ ہزار بار اسم ذات "اللہ" پانچ ہزار بار۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انیس ۱۹ سو بار "یا مغنی" گیارہ سو بار۔ لاحول ولا قوۃ الخ گیارہ سو بار "اللہ الصمد" گیارہ سو بار۔ الا اللہ الا اللہ۔ بارہ سو بار "یا حی یا قیوم" دو سو بار "حسبی اللہ نعم الوکیل" پانچ سو بار۔ سبحان اللہ دو سو مرتبہ الحمد للہ دو سو مرتبہ "اللہ اکبر" دو سو مرتبہ۔ استغفار پانچ سو مرتبہ۔ افوض امری الی اللہ۔ سو مرتبہ۔ رب انی مغلوب الخ سو مرتبہ۔ رب انی مبنی الفقر الخ سو مرتبہ لا الہ الا انت سبحانک الخ سو مرتبہ اور ایک منزل قرآن کریم روزانہ تلاوت (از تذکرۃ الخلیل) اس گھرانے کے سب افراد کا یہی عالم تھا حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ نے حضرت مولانا الیاس صاحب اور ان کی دینی دعوت صہ ۴۱ پر رقم طراز ہیں "گھر میں بیبیاں عام طور پر نوافل میں اپنے اپنے طور پر قرآن مجید پڑھا کرتیں تھیں اور عزیز (ذوالارحام) مردوں کے پیچھے تراویح و نوافل میں سنتی تھیں رمضان المبارک میں قرآن مجید کی عجیب بہار رہتی گھروں میں جا بجا قرآن کریم ہوتے اور دیر تک اس کا سلسلہ جاری رہتا عورتوں کو اتنا علم اور ذوق تھا کہ قرآن مجید پڑھ پڑھ کر مزہ لیتیں اور نماز کے بعد اپنے مقامات کا ذکر کرتیں نماز میں اتنی محویت اور استغراق تھا کہ بسا اوقات بعض بیبیوں کو گھر میں پردہ کرانے اور کسی حادثہ وغیرہ میں لوگوں کے آنے جانے تک کا احساس تک بھی نہ ہوتا قرآن شریف مع ترجمہ اردو تفسیر مظاہر حق۔ مشارق الانوار حصن حصین یہ عورتوں کا منتخبانہ نصاب

تھا۔ اس خاندان کا یہ عام رواج تھا اس وقت گھر کے اندر اور باہر کی مجلسیں اور صحبتیں حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے قصوں اور چرچوں سے گرم تھیں ان بزرگوں کے واقعات مردوں اور عورتوں کی زبانوں پر تھے مائیں اور گھر کی بیبیاں بچوں کو طوطے مینا کے قصوں کے بجائے یہی روح پرور واقعات سناتیں۔ الحمد للہ علی ذالک اب آپ ہی اندازہ لگائیں جس گھر کے بایں صفت مرد و زن ہوں اس کو دنیا میں بہشت کے نام سے یاد نہ کیا جائے تو اور کون سا نام موزوں ہو سکتا ہے پھر جو لوگ ان کے اسلام کو مشکوک گردانتے ہوں ان کا اپنا مقام کیا ہو سکتا ہے؟

قرآن کریم بھی حضرت ممدوحؒ نے سات برس کی عمر میں حفظ ختم کر لیا تھا ان کا اپنا ایک قول ہے کہ والد صاحبؒ کی طرف سے حکم تھا کہ جب تک پورا قرآن شریف ختم نہ کرو گے روٹی نہ ملے گی، فرمایا کہ میں عموماً ظہر سے قبل پورا قرآن کریم ختم کر لیا کرتا تھا اور کھانا کھا کر چھٹی کے وقت اپنے شوق سے فارسی پڑھا کرتا تھا تذکرۃ الخلیل، چنانچہ اس ذوق کا اثر یہ ہوا کہ اکثر کتابیں حضرت ممدوحؒ نے بغیر استاد کے ہی خود اپنے آپ سے پڑھیں فرماتے ہیں کہ مسلم مجھے از بر تھی عربی میں آپ کو اتنی مہارت تامہ حاصل تھی کہ عربی نظم و نثر بلا تکلف لکھتے تھے بلکہ آپ نے محض اپنے حافظہ کی قوت سے ادب کی اکثر کتابیں بغیر دیکھے لکھ کر طلباء میں تقسیم کر دیں جب ان کو اصل نسخوں سے ملایا گیا تو حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئیں۔ اب بھی مدارس عربیہ میں نفحۃ الیمن۔ متنبی اور حماسہ تینوں کتابیں حضرت ممدوحؒ نے بن دیکھے لکھیں جو مقبول عام ہیں اور اصل نسخوں سے حرف بہ حرف ملتی ہیں حضرت ممدوحؒ نے دورہ حدیث شریف امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ گنگوہی سے پڑھا حضرت اس زمانے میں اگرچہ نزول الماء کی مرض میں مبتلا ہو چکے تھے مگر مولانا حافظ محمد یحییٰ صاحب کی وجہ سے پڑھایا اور بہت سے اصحاب کو اس سعادت کا شرف حاصل ہو گیا حضرت امام ربانی مولانا گنگوہیؒ کی تقریر ترمذی شریف کو بھی آپ نے ہی عربی زبان میں قلمبند کیا جواب الکواکب الدری شرح ترمذی کے نام سے شائع ہو چکی ہے الکواکب الدری اگرچہ بظاہر مختصر ہے مگر ضرورت کے مطابق اس میں سب کچھ شامل ہے مزید آپ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدظلہ العالی نے حاشیہ لگا کر اور بھی اس کو چار چاند لگا دیئے ہیں آخر زندگی میں جبکہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مرحوم کر کے مدینہ منورہ چلے گئے تھے تو آپ نے ہی مظاہر العلوم سہارنپور میں درس حدیث دیا مگر مشاہرہ جو ملتا تھا وہ سب کا سب آپ حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ کے گھر بھیج دیتے تھے اس طرح ساڑھے پانچ سال تک آپ نے یہ خدمت بغیر معاوضہ کے ادا کی حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی بڑی خوبیوں کے مالک تھے اور بہت ہی صاحب کمال بزرگ تھے علم و عمل کا ایسا پہاڑ چشم فلک نے بھی شاید ہی دیکھا ہو طلباء مساکین اور حاجت مندوں کی ہمیشہ ہی خبر گیری کرتے رہتے اس لیے جب وصال ہوا تو آپ آٹھ ہزار روپیہ کے مقروض تھے جسے آپ کے لائق فرزند اور مسلمانوں کے حقیقی رہبر حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ نے ادا کر دیا بعد میں آپ کو دفن کیا گیا او لئک اسلافی فجیئو بمثلھم۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی عملی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

برصغیر کی پانچسو سالہ تاریخ

شاہ صاحبؒ کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے

انوار العلوم والفیوض علامۂ دہر فرید عصر آیتہ من ایات اللہ امام المحدثین جامع العلوم جانشین شیخ الہندؒ حضرت مولانا علامہ السید محمد انور شاہ کاشمیری قدس اللہ سرہ العزیز دار العلوم دیوبند کی علمی حیثیت سے صف اوّل کے رہنما اور استاذ الاساتذہ تھے، لاریب اگر حضرت شاہ صاحب کی خدمات جلیلہ سے دار العلوم دیوبند محروم رہتا تو یہ دار العلوم کی بڑی حرمان نصیبی ہوتی اور دار العلوم اس اعلیٰ شرف سے بھی یقیناً محروم ہو جاتا جو حضرت علامہ ممدوح کے باعث دار العلوم کو نصیب ہوا اگرچہ حضرت ممدوحؒ کی اس کے شایان شان کوئی مستند مکمل اور جامع سیرت تا حال آپ کے علماء تلامذہ یا کسی اور صاحب نے مرتب کر کے عوام کے سامنے پیش نہیں کی مگر جو مختصر ترین آپ کی سوانح پر مشتمل رسائل شائع ہوئے ہیں ان سے اندازہ لگا کر آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ قدرت نے آپ کے اندر کتنے اعلیٰ خصائل جمع کر دیئے تھے دار العلوم دیوبند میں ایک مفلوک الحال اور مفلس طالب علم کی حیثیت سے داخلہ لینے والا بے نظیر اوصاف کا حامل بن گیا ہر علم پر آپ کو قدرت نے ایسی فوقیت عطا فرمائی کہ آپ کو ایک چلتی پھرتی لائبریری قرار دیا گیا اور حضرت امیر شریعت مرحوم نے فرمایا کہ صحابہ کرامؓ کا قافلہ آگے جا رہا تھا اور پیچھے انور شاہ جا رہے تھے (اللہ اکبر) چہرہ مبارک ایسا نورانی تھا کہ کفار چہرہ کی زیارت سے ہی اسلام قبول کر لیتے۔ مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اسلام میں کوئی کجی ہوتی تو انور شاہ علیہ الرحمہ ہوتے انور شاہ کا وجود اسلام کی حقانیت کی بڑی دلیل ہے بڑے بڑے مفکرین کی حضرت علامہ ممدوحؒ سے متعلق آراء سے ہی آپ کی اعلیٰ شخصیت کا کمال معلوم ہوتا ہے آپ کی دینداری، صالح سیرت اور علمی جامعیت کے لحاظ سے آپ کو کسی نے "بخاریؒ وقت" کے نام سے یاد کیا اور کسی نے ابو حنیفہ ثانی قرار دیا اور بقول شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ ورنہ تو دنیا کی آنکھوں نے ان کی نظیر دیکھی اور نہ خود انہوں نے اپنے کسی ثانی اور مماثل کو دیکھا) اور علامہ رشید رضا جو شافع المذہب تھے حضرت علامہ مرحوم کی تقریر اور دار العلوم کے نصاب سے بے حد متاثر ہو کر کہا کہ اگر میں دار العلوم دیوبند کو نہ دیکھتا تو ہندوستان سے نہایت مایوس جاتا اس دار العلوم نے بتا دیا ہے کہ ہندوستان میں بھی علوم عربیہ اور تعلیمات مذہبیہ اعلیٰ طور طریقے پر موجود ہیں نیز علامہ اقبال مرحوم کو جب حضرت علامۂ دہر انوار العلوم والفیوضؒ نے اپنا رسالہ "حدوث عالم" بطور تحفہ ارسال کیا تو علامہ اقبال حیران رہ گیا اور حیرانگی میں کہا کہ رات

دن قال اللہ اور قال الرسولؐ سے واسطہ رکھنے والے ایک عالم دین نے فلسفہ کے مسائل پر مجھے اپنا معتقد بنا دیا ہے یہی وجہ ہے کہ اقبالؒ حضرت شیخؒ کو اپنا دینی رہنما و رہبر سمجھتے تھے اور جب ہی کسی مشکل مسئلہ میں اشتباہ ہو جاتا تو حضرت علامہ انورؒ سے ہی رجوع کرتے اقبالؒ کا یہ قول آج بھی تاریخ میں موجود ہے جب حضرت شاہ صاحبؒ وفات پا گئے تو تعزیتی جلسہ سے لاہور میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "اسلام کی ادھر کی پانچسو سالہ تاریخ شاہ صاحب کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے اور پھر یہ شعر پڑھا ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اور جب علامہ سید رشید رضا مدیر المنار ندوۃ العلماء لکھنؤ سے ہندوستان آئے اور دیوبند میں آپ کو مدعو کیا گیا تو حضرت امام الہند مولانا محمود حسنؒ کی موجودگی میں حضرت شاہ صاحب مرحوم نے اپنی برجستہ عربی تقریر میں ان کا خیر مقدم کیا دار العلوم کے مسلک اور نصاب تعلیم سے ان کو متعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ "ہم تمام مختلف مسائل میں فقہ حنفی کے مسائل کو ترجیح دیتے ہیں اور تمام معارض روایات کی تطبیق و ترجیح کے سلسلہ میں فقہ حنفی کی تائید حاصل کرتے ہیں تو علامہ رشید رضا نے حضرت شاہ صاحب کی تقریر کے دوران ہی حیرانگی سے دریافت کیا کہ کیا یہ سب ذخیرۂ احادیث صرف فقہ حنفی کی حمایت کے لیے نازل کیا گیا ہے؟ اس سوال کے جواب کے لیے حضرت شاہ صاحبؒ نے اپنی تقریر میں ہی فرمایا "ہمیں تو ہر حدیث میں وہی نظر آتا ہے جو امام ابو حنیفہؒ نے سمجھا ہے پھر اس پر حضرت شاہ صاحبؒ نے تطبیق روایات اور ترجیح راجح کے اصول بیان فرمائے اور واضح کیا کہ اب آپ ہی بتائیے کہ ان اصول کے تحت ہمیں ذخیرۂ حدیث سے ہمیں کس طرح فقہ حنفی نکلتا ہوا نظر نہ آئے؟ پھر آپ نے فقہ حنفی کی عظمت اور شان کو اس طرح نمایاں کر کے دکھایا کہ ہم صرف قیاسی طور پر نہیں بلکہ حدیث کے سارے ہی ذخیرہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں جن پر فقہ حنفی کی تعمیر کھڑی ہے تو علامہ رشید رضا کے شافعی مسلک ہونے کے باوجود تسلیم کرنا پڑا الحمد للہ علی ذالک اپنے آپ کو سنی حنفی شہرت کے لیے کہلانا تو بہت آسان ہے مگر علمی میدان میں احادیث اور فقہی مسائل میں تطبیق علمائے دیوبند ہی کا کام ہے جو حقیقی سنی و حنفی المسلک ہیں ۔

یار غار اور معتمد حضرت شیخ الہندؒ، مشائخ دیوبند کی ایک مرکزی اور تاریخی شخصیت حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ جو راج پوت خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور ایک اعلیٰ متمول و زمیندار آدمی تھے آپ کو یہ سعادت بھی حاصل تھی کہ زمانہ طفولیت میں حضرت شیخ گنگوہیؒ نے آپکو پیار کیا اور سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنے والد ماجد سے حضرت شیخ گنگوہیؒ کے کمالات سن کر حضرت گنگوہی کی محبت میں دل میں عقیدت پیدا ہوئی جو آخر عمر تک ساتھ رہی آپؒ اکثر بیل گاڑی میں بیٹھ کر حضرت شیخ گنگوہیؒ کی خدمت میں جاتے اور حالات سے باخبر رکھتے تذکرۃ الرشید میں مولانا ممدوح کے حالات بھی درج ہیں نیز حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ نے مولانا مرحوم کے مجاہدانہ واقعات نقش حیات میں بھی تفصیل سے لکھے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رائے پور بھی حاضر ہونے کی نوبت آئی مولانا عبدالرحیم صاحب مرحوم نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت شیخ الہندؒ بیعت جہاد لیتے ہیں" مگر مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے لاعلمی کا اظہار کیا اور دیوبند پہنچ کر حضرت شیخ الہندؒ سے مولانا ممدوحؒ کا مقالہ ذکر کیا تو حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ واقعی میں بیعت جہاد لے رہا ہوں میں انگریز سے لڑوں گا اور آزادی ہند کی جدوجہد میں میری بوٹی بوٹی کر دی جائے تو کسی قسم کا اندیشہ نہیں خطرات کے طوفان مجھے اپنی راہ سے ہٹا نہیں سکتے اور میری ریشمی رومال کی تحریک کا مقصد ساری دنیا سے انگریز کو نیست و نابود کرنا ہے پھر فرمایا کہ میرے استاد حضرت مولانا محمد قاسم مرحوم نے دعا فرمائی تھی کہ پچاس برس تک یہ دار العلوم قائم رہے سو الحمد للہ وہ دعا منظور ہو چکی ہے اور پچاس برس دار العلوم کو گذر گئے ہیں اب اگر انگریز سے جنگ کے دوران دار العلوم کا نذرانہ پیش کرنا پڑا یعنی اس ظالم انگریز نے دار العلوم کو نیست و نابود کر دیا تب بھی باز نہیں آؤں گا۔ حضرت شیخ مدنیؒ فرماتے ہیں کہ یہ جوابات سن کر میں خاموش ہو گیا چنانچہ یہی ہوا کہ کچھ عرصہ بعد حضرت مولانا عبدالرحیم صاحبؒ رائے پوری کی اور حضرت شیخ الہندؒ کی آپس میں کھل کر بات ہوئی تو حضرت شیخ الہندؒ نے آپ کو اپنا ہم خیال پایا اور دونوں بزرگ یک جان دو قالب ہو گئے اور آخر تک اسی پہ قائم رہے بلکہ جب حضرت شیخ الہندؒ حجاز تشریف لے گئے تو مولانا رائے پوریؒ کو اپنا قائم مقام جانشین مقرر کر گئے اور اپنے ارکان کو بھی ہدایت کر دی تھی کہ میری غیر موجودگی میں مولانا عبدالرحیم صاحب رائے پوریؒ کو میرا جانشین سمجھ کر ان سے مشورہ کر لیا کریں (نقش حیات جلد نمبر ۲) ایک مرتبہ صاحب موصوف مرحوم سے مولانا عزیز گل صاحبؒ نے درخواست کی کہ حضرت مجھے بدن دبانے کی اجازت مرحمت فرمائیے تو فرمایا تم برداشت نہ کر سکو گے مولانا نہ مانے اور دبانا شروع کر دیا مولانا کا بیان ہے کہ مجھ سے جسم پہ ہاتھ رکھنا ہی دشوار ہو گیا اس لیے کہ آپ کا جسم انگارے کی طرح گرم تھا فوراً ہی ہاتھ ہٹا لیا تب حضرت نے مسکراتے ہوئے فرمایا دیکھ لیا آپ نے؟ (بروایت حضرت مولانا اسعد مدنی مدظلہٗ) ایام امراض میں ایک مرتبہ کسی حکیم نے آپ کو زہر دے دیا لیکن اللہ تعالےٰ کو ابھی کچھ اور دن آپ کو زندہ رکھنا مقصود تھا اس لیے آپ بچ گئے لیکن خدام کا یہ عالم تھا کہ حکیم صاحب کو اکثر تنہا پاتے تو خوب اس کی خبر لیتے جب آپ نے یہ رنگ دیکھا تو حکیم صاحب کو اپنے پاس بٹھلاتے اور آئندہ کوئی دوائی حکیم صاحب کے مشورہ کے بغیر نہ پیتے اور فرماتے کہ یہ حکیم صاحب تو میرے بڑے کرم فرما ہیں اور خیر خواہ ہیں اتفاق سے غلطی ہو گئی ہے آخر انسان ہی تو ہیں انہوں نے کوئی برائی کی نیت سے تو ایسا نہیں کیا تھا گویا اس طرح حکیم صاحب کی خفت بھی کم کر دی اور خدام کو بھی باز رکھا

شیخ التفسیر مجاہد کبیر حضرت شیخ مولانا لاہوریؒ

زاہد بلند شہری

طاقت مرکز میں یا ملک میں؟

گھوٹکی سندھ سے نکلنے والے الفتح پبلیکیشنز کے رسالے کو انٹرویو دیتے ہوئے چند افراد پر مشتمل مساوات پارٹی کے صدر جناب حنیف رامے نے کہا کہ "طاقت مرکز میں نہیں ملک میں ہونی چاہیے ویسی ہی جیسے جسم میں دوڑتا ہوا خون اگر اس کے مرکز یعنی دل پر مرکوز ہو جائے تو دل پھٹ جاتا ہے جس طرح خون پورے جسم میں ہونا چاہیے اسی طرح طاقت بھی پورے ملک میں ہونی چاہیے صرف مرکز میں نہیں"۔

رامے صاحب نے ملک میں طاقت کی تقسیم کے بارے میں عجیب مثال دی ہے۔ شاید مثال دیتے وقت وہ یہ بھول گئے کہ جو مثال وہ دے رہے ہیں وہ خود ان کے موقف کو کمزور کرتی ہے۔ کجا یہ کہ وہ ان کے موقف کو تقویت پہنچائے۔

ہمیں رامے صاحب کی پیش کی گئی مثال کا تجزیہ کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ دل کی نسبت جسم کو زیادہ طاقتور ہونا چاہیے۔ حالانکہ ہم نے ہزاروں نہیں لاکھوں ایسے آدمی دیکھے ہیں جن کا جسم لحیم شحیم ہے طاقت کی انتہا نہیں مگر دل نہایت کمزور۔ سیڑھیاں چڑھتے وقت دل دھونکنی کی مانند چلتا ہے۔ اندھیرے سے ڈر لگتا ہے کیونکہ دل کمزور ہے۔ ہم سمجھتے ہیں جب تک دل مضبوط نہیں ہوتا تمام جسم بیکار ہے۔

اسلام کے ابتدائی دور میں اللہ کی رحمت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی وجہ سے کمزور سے کمزور مسلمان کا دل نہایت مضبوط ہوتا تھا یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تقریباً ہر غزوہ و لڑائی میں کفار کو عبرتناک شکست دی۔ کفار اپنی جسمانی طاقت پر نازاں تھے مگر جسمانی قوت ان کے ذرا کام نہ آئی انکے دل کمزور تھے۔ رامے صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ مرکز یونٹوں کا کاسہ لیس ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور پھر اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے یونٹ کمزور مرکز کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بآسانی مرکز سے علیحدگی کا اعلان کرتے ہیں۔ پچھلی صدیوں میں اکثر حکومتیں محض اس وجہ سے ملیامیٹ ہوگئیں کہ مرکزی قوت علاقوں، صوبوں اور مختلف یونٹوں میں تقسیم ہوگئی تھی اور ہر مشکل وقت میں مرکز کو صوبوں یا یونٹوں کا محتاج ہونا پڑتا تھا۔

دنیا میں آزادی کے بڑے علمبردار کمیونسٹ ممالک میں بھی یونٹوں کو اتنی آزادی نہیں جتنی رامے صاحب چاہتے ہیں۔ اس سے زیادہ صوبائی یا ریاستی خود مختاری تو پاکستان میں صوبوں کو حاصل ہے۔ کمیونسٹ ممالک خصوصاً سوویت روس میں ریاستوں کو اتنی آزادی بھی نہیں ہے کہ وہ کسی غیر ملکی وفد کو اپنے یہاں مدعو کر سکیں۔ بلکہ غیر ملکی وفد کو پہلے مرکز یعنی ماسکو آنا پڑتا ہے پھر خصوصی اجازت اور تحقیق کے بعد صوبائی یا ریاستی علاقوں میں جاتے ہیں۔

پاکستان جیسے ملک میں تو مرکز اور بھی مضبوط ہونا چاہیے جہاں کوئی نہ کوئی فتنہ پرور سیاستدان میدان سیاست میں عوام کے اذہان کو خراب کر کے مرکز کے خلاف باغیانہ سوچ پیدا کرتا ہے۔ رامے صاحب مسلمانوں کی تواریخ کا مطالعہ فرمائیں اگر نہیں تو کم از کم یورپی ممالک کے سیاستدانوں کی تاریخ کا مطالعہ کریں اور یہ ثابت کریں کہ مضبوط مرکز واقعی نقصان دہ ہے؟

کیونکہ طاقت کا منبع تو بہرحال مرکز ہے مرکز خواہ دل ہو یا اسلام آباد؟ اگر طاقت کا منبع ہی کمزور پڑ جائے تو رامے صاحب بتائیں کہ اس ملک کو تباہی اور ٹکڑے ہونے سے بچانے کے لیے کون ساحربہ آزمایا جائے؟

جمہوری انتخابات

تحریک استقلال کے انتخابات ہوئے منتخب عہدیداروں کا اعلان ہوا اور ساتھ ہی اصغر خان کا ایک بیان بھی پڑھنے میں آیا کہ "تحریک استقلال ملک کی واحد جماعت ہے جس میں جمہوری طریقے پر انتخابات ہوتے ہیں"۔

اصغر خان نے اپنی مختصر سی سیاسی زندگی میں شاید اس سے بڑا جھوٹ ابھی تک نہیں بولا ہوگا۔ اتنا بڑا اور کھلا جھوٹ بولنا بھی کسی کسی کا کام ہے۔ کیونکہ اصغر خان کے بیان کے برخلاف (پیپلز پارٹی اور تحریک استقلال کو چھوڑ کر) تقریباً ہر سیاسی جماعت اپنے جماعتی انتخابات کرواتی ہے یہ الگ بات ہے کہ کوئی جماعت کسی طریقہ سے اور کوئی کسی اور طریقہ سے انتخاب کرواتی ہے۔ البتہ تمام جماعتوں میں انتخاب کے لیے جمہوری اور عوامی طریقہ و رائے کو مدنظر رکھا جاتا ہے پاکستان کی سیاسی جماعتوں کے انتخابات اصغر خان کے مذکورہ جھوٹ کی قلعی کھولتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کذب بیان سے اصغر خان کا مقصود تحریک استقلال میں ان کی ڈکٹیٹر شپ کے خلاف اٹھنے والی مہم کو دبانا ہو۔

گزشتہ دنوں اخبار میں تحریک استقلال کے ممبر کا بیان شائع ہوا ہے اس میں انہوں نے تحریک استقلال کے انتخابات کو سراسر غلط اور غیر جمہوری قرار دیا ہے۔ کیا جمہوریت کے دعویدار اصغر خان تحریک استقلال کے اس اہم ترین ممبر سے بھی یہ کہہ کر جان چھڑائیں گے کہ

"وہ یہ تحریک استقلال کی مقبولیت دیکھ کر بوکھلا گیا ہے"، "وہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے"،

اصغر خان جمہوریت کی مالا جپتے جپتے جمہوریت کو بھول کر جماعتی انتخابات میں دھاندلیوں پر اتر آئے ان کا اگر ابھی سے یہ حال ہے تو اگر یہ (خدا نہ کرے) برسراقتدار آگئے تو ملک میں جمہوریت اور انتخابات کا بھٹو کے کرائے گئے ۷۷ء کے الیکشن سے زیادہ

ووٹ برائے فروخت

بڑا حشر ہوگا۔ خدا بھیڑ کی کھال میں بھیڑیوں سے بچائے۔

یورپی اور دیگر مغربی ممالک کی ترقی دیکھتے ہوئے کچھ لوگ پاکستان کو ترقی یافتہ دیکھنے کے لیے ان کی تقلید کی نصیحت فرماتے ہیں۔

بلاشبہ یورپی اور دیگر مغربی ممالک نے حیرت انگیز ترقی کی ہے اور ان کی اس ترقی سے دیگر ممالک بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں مگر ان ترقی یافتہ ممالک نے صرف ایٹمی ٹیکنالوجی صنعت و حرفت اور معیشت ہی میں نہیں بلکہ زندگی کے دوسرے قابلِ نفرت شعبوں میں بھی اسی سرعت سے ترقی کی ہے چوری چکاری ڈاکے اور زنا کی تو حد ہے۔ علاوہ ازیں بعض "مہذب" جرائم میں بھی یہ مذکورہ ممالک روبہ ترقی ہیں۔ ان مہذب جرائم میں انتخابات کے موقع پر حمایت یعنی "ووٹ" کی فروخت اور "خرید" ہے۔

امریکہ کی ایک ریاست میں انتخابات کے موقع پر امیدواروں نے ووٹ خریدنے کے لیے نرخ یعنی "ریٹ" مقرر کر دیئے دوسری جانب جب پسماندہ طبقہ نے "لینڈ لارڈز" امیدواروں کی یہ پیش کش دیکھی تو انہوں نے بھی اپنے ووٹ کی قیمت میں نرخ سے کہیں زیادہ اضافہ کر دیا۔ اس طرح پسماندہ طبقہ کے اکثر لوگوں نے انتخاب کے روز کام کاج نہیں کیا اور ووٹ فروخت کرکے روزینہ حاصل کیا۔

اکثر امیدواروں کے ایجنٹ الیکشن بوتھ کے ارد گرد منڈلاتے رہے اور ہر ووٹر کا ووٹ اپنے امیدوار کے لیے خریدنے کی کوشش کرتے رہے۔ اسی طرح ایک موقعہ پر جبکہ دو افراد انتخابی کمرے کے باہر خاموش کھڑے تھے تو ایک امیدوار کا نمائندہ آیا اور انہیں ووٹ فروخت کرنے کی ترغیب دلانے لگا ان دونوں افراد نے ووٹ کی قیمت زیادہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ جب امیدوار کا نمائندہ ان دونوں کے ووٹ کی قیمت زیادہ دینے پر رضامند ہوگیا تو ان دونوں میں سے ایک نے اپنا انٹیلیجنس بیورو کا جاری کردہ شناختی کارڈ نکال کر امیدوار کے نمائندے کو دکھایا۔ شناختی کارڈ دیکھ کر وہ نمائندہ دوبارہ اس انتخابی کمرہ کے نزدیک نہیں آیا۔

امریکی ریاست کی اس مثال کی طرح دور سابقہ میں جب ضمنی انتخاب منعقد ہوتے تھے تو اس وقت کی برسر اقتدار پیپلز پارٹی کے سرکردہ افراد کے نمائندے دیہاتی اور سادہ لوح ووٹروں کے ووٹوں کی قیمت لگاتے تھے۔ گویا ووٹ خریدنا بھی کاروبار میں شامل ہوگیا۔ اور پاکستان میں اس کاروبار کو بھٹو دور میں تقویت ملی۔ اور جب یہ کاروبار ترقی پا جائے تو کیا اس بات کی توقع کی جا سکتی ہے کہ ان خریدے ہوئے ووٹوں سے منتخب ہو کر آنے والا حکمران واقعی عوام کی حقیقی امنگوں کا آئینہ دار ہوگا۔

بقیہ: اللہ والوں کی دنیا

اپنی تقاریر میں گاہ بگاہ اس واقعہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ سکھر میں ایک درویش ایک معین جگہ پر بیٹھا رہتا جو آدمی اس کے پاس کسی کام کی غرض سے جاتا تو وہ اس کو اپنی زیر ناف کے بالوں میں سے ایک بال توڑ کر دے دیتا جب اس واقعہ کا علم حضرت مولانا الشیخ امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کو ہوا تو آپؒ بہت زیادہ غصہ میں اس درویش کے پاس سکھر پہنچے اور جاتے ہی اس سے دریافت کیا کہ تم خلق خدا کو زیر ناف کے بال دیتے ہو تو اس درویش نے فوراً اقرار کر لیا اور کہا کہ واقعہ صحیح اور بالکل درست ہے اس پر حضرت الشیخ مولانا امروٹیؒ بہت برہم ہوئے بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت امروٹیؒ اس فقیر پر حملہ کر دیں گے پھر اس فقیر کو ڈانٹتے ہوئے دریافت فرمایا کہ خلق خدا کی اتنا بے عزتی اور بے آبروئی تم کیوں کرتے ہو؟ تو درویش نے بڑی حقانت اور سنجیدگی سے جواب دیا کہ حضرت جو خلقِ خدا، خدائے وحدہٗ لاشریک، کے در کو چھوڑ کر اس بے نوا اور ناچیز کے پاس آتے ہیں تو میں انکو زیر ناف کے بال کے علاوہ اور کچھ نہیں دے سکتا فقیر نے کہا حضرت میرے زیر ناف کے بالوں سے ان کی توہین کیونکر ہوئی توہین تو ان کی قیامت کے روز ہوگی جب غیر اللہ کو نافع و ضار سمجھنے کی وجہ سے اس گمراہ کن عقیدہ پر ان کو نار جہنم میں ڈال دیا جائے گا (اعاذنا اللہ تعالےٰ من جمیع المسلمین)

تو اس وضاحت کے بعد مولانا الشیخ امروٹیؒ مرحوم بالکل خاموش ہو کر واپس چلے گئے اس واقعہ سے آپ بھی عبرت حاصل کریں۔

مکتوب ——— پنو عاقل

پاکستان میں اسلامی نظام آکر رہے گا

وفاقی وزیر صحت میر صبح صادق خان کھوسو کا دورہ

گزشتہ روز وفاقی وزیر صحت میر صبح صادق خان کھوسو کا گوٹھ تھری چانی پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا وہ کار سے اترتے ہی عام لوگوں میں گھل مل گئے انہوں نے نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد ان کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد ضلع پی این اے کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد مراد نے حاضرین کو ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں علماء کی مساعی جمیلہ کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ اسلام کی افادیت اور ملکی حالات اور مسائل پر بھی روشنی ڈالی۔ عبداللہ جھر نے مہمان خصوصی جناب میر صبح صادق کھوسو کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اس کے بعد مہمان خصوصی میر صبح صادق خان کھوسو نے حاضرین سے اسلام کی اہمیت اور اسلامی نظام اور اتحاد قائم رکھنے پر زور دیا اور یقین دلایا کہ اسلامی نظام آکر رہے گا۔ اسلامی نظام کے مکمل نفاذ کے بعد قوم کو درپیش تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔ انہوں نے عوام کی شکایات سننے پر متعلقہ حکام سے ان شکایات کو دور کرنے کو کہا اور بعض شکایات اور درخواستوں پر فوری طور پر احکامات جاری کئے اور باقی کی یقین دہانی کرائی۔ بعد ازاں انہوں نے بغیر تفریق کے عام آدمیوں کے ساتھ ظہرانے میں شرکت کی۔ بعد میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی میٹنگ میں کنوینر صوبہ سندھ مولانا محمد مراد اور مہمان خصوصی نے جماعت کی تنظیم اور ممبر سازی اور عوام الناس کے مسائل کے حل کرنے اور عوام سے رابطہ قائم رکھنے پر زور دیا

مکتوب ——— جکڑ

• بجلی کی ترسیل کی ضرورت • پسوال سے جکڑ تک سڑک
• لوکل پوسٹ آفس کی ضرورت

ضلع جہلم کا اہم ترین قصبہ ہے جو ملک کے پسماندہ ضلع کا ہر حکومت سے نظر اندازی کا شاکی ہے۔ شہر جہلم سے ۹ میل کے فاصلہ پر ہڈیاں ہضم کرنے والی آڑہ گٹالیاں روڈ کے کنارے واقع ہے۔

جکڑ کی بجلی: تمام پاکستان کو روشن کرنے والے بجلی گھر کی قریبی آبادی آج بھی روشنی سے محروم ہے۔ ضلع جہلم کے کئی دیہات جو منگلا سے بمشکل چھ سات میل پر واقع ہیں۔ جن میں سے بعض کے لیے بجلی کی منظوری ہو چکی ہے۔ مگر کئی سالوں سے محکمہ واپڈا کی بے حسی اور سرخ فیتہ کے چکر کی وجہ سے حکومت کی طرف سے دی گئی سہولت سے محروم ہیں۔ جکڑ کی بجلی بھی منظور ہو چکی ہے۔ مگر تاحال انتظار کی گھڑیاں اہل جکڑ کو بے چین کر رہی ہیں۔ حالانکہ جکڑ کی آبادی دو ہزار سے متجاوز ہے دو مڈل سکول، درجن سے زائد دکانیں ایک قدیم ترین دینی درس گاہ مدرسہ عثمانیہ تعلیم الاسلام، دو جامع مسجدیں، تین ٹیوب ویل جو بجلی نہ ہونے کے باعث تیل پر چل رہے ہیں ایک یونائیٹڈ بینک، ایک پوسٹ آفس جو برانچ ہے۔ اس کو دس ہزار آبادی کی ضروریات پوری کرنا ہوتی ہیں۔ برانچ پوسٹ ماسٹر کی تنخواہ آج بھی صرف ۵۰ روپے ماہوار ہے۔ اس لوکل پوسٹ آفس کا درجہ دیکر تنخواہوں میں اضافہ بھی ضروری ہے۔ لڑکوں کے مڈل سکول میں آٹھ کلاسوں کے لیے پانچ کمرے ناکافی ہیں۔ اب تین کمروں اور چار استادوں کی کمی کے باعث سینکڑوں بچوں کا تعلیمی نقصان ہو رہا ہے۔ اور اسی طرح گرلز مڈل سکول جس کی نہ استانیاں، نہ کلاسیں اور نہ چار دیواری ان کی بھی فوری ضرورت ہے۔ تاکہ مڈل کی کلاسوں کا اجراء ہو جائے۔

پسوال سے جکڑ سڑک کی تعمیر بھی فوری ضرورت ہے۔ کیونکہ برساتی موسم میں آمد و رفت کے ذرائع منقطع ہو جاتے ہیں۔ صرف ایک میل کی اس سڑک کی تعمیر سے جکڑ اور ملحقہ لوگوں کی آمد و رفت میں آسانی ہو سکتی ہے۔ راشن ڈپو۔ جکڑ کا دو میل دور ہے۔ جس کے باعث اکثر لوگ راشن سے محروم رہتے ہیں کیونکہ عورتوں اور بوڑھوں کے لیے راشن لانا مشکل ہوتا ہے۔ اس وقت کے پیش نظر راشن ڈپو جکڑ ہی الاٹ کیا جائے تاکہ ہزاروں افراد کی پریشانی دور ہو جائے۔ ڈپو ہولڈر کے بیرون ملک جانے کے باعث یہ ڈپو عارضی طور پر منتقل ہوا لیکن کئی ماہ گزرنے کے باوجود جکڑ میں الاٹ نہیں کیا جا رہا۔ ڈسپنسری بھی علاج معالجہ کے لیے مل جائے تو تقریباً پندرہ مربع میل میں رہنے والے لوگوں کو انتہائی سہولت ہوگی جو موجودہ حکومت کا تاریخی کارنامہ ہوگا۔ آڑہ گٹالیاں روڈ گنجان ترین روڈ ہے جس کے دونوں طرف دیہاتوں کی بہت بڑی تعداد آباد ہے۔ جہلم شہر پہنچنے کا کوئی معقول ذریعہ نہیں ہے۔ آخر ڈیڑھ لاکھ کی اس آبادی کو کیوں آمد و رفت کی سہولت سے مسلسل محروم ہی رکھا جائے۔

ڈپٹی کمشنر جہلم سے اپیل ہے کہ اولین فرصت میں ان اہم اور بنیادی مسائل کی طرف توجہ فرمائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس عاملہ
کا اجلاس ۱۰ فروری کو لاہور میں ہوگا

جمعیت علمائے اسلام پنجاب کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۰ فروری بروز ہفتہ صبح ۹ بجے قاسم العلوم اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہو رہا ہے جس میں پنجاب بھر کے ضلعے سطح پر سیرت کانفرنسوں کے انعقاد، تنظیمی امور اور ملک کی تازہ ترین سیاسی صورتحال پر غور کیا جائے گا۔ اجلاس کی صدارت مولانا عبیداللہ انور کریں گے۔

• (قاری) نورالحق قریشی ایڈووکیٹ
سیکرٹری جنرل جمعیت پنجاب

مکتوب ——————— کراچی

سابق حکومت کے دور میں دیانتداری کا فقدان تھا

وفاقی وزیر زمان خان اچکزئی کا دورہ کراچی

وفاقی وزیر بلدیات جناب محمد زمان خان صاحب اچکزئی جب اپنے سندھ کے دس روزہ دورے پر ۱۵ ر جنوری کو کراچی پہنچے تو جمعیت علماء اسلام سندھ کے آرگنائزنگ سیکرٹری مولانا عبدالرزاق عزیز استقبالیہ کمیٹی کے سربراہ حکیم جمال الدین کراچی ڈسٹرکٹ ویسٹ کے سیکرٹری جناب عمران شاہ - میاں آغا نور محمد - کراچی سنٹر کے امیر مولانا محمد ذکریا - کراچی شرقی کے امیر مولانا غلام صمدانی جنرل سیکرٹری قاضی قطب الدین ، حسن المآب شاہ - حاجی محمد حسین کاپڑیا - ٹنڈو آدم کے حافظ عبدالغفور استقبال کرنے والوں میں شامل تھے -

کاروں کے جلوس میں جناب اچکزئی قصر ناز تشریف لائے یہاں پر صوفی عبدالحنان نائب امیر سندھ کی سربراہی میں آپ کا استقبال ہوا - اس کے بعد رات دو بجے تک ملاقاتیوں کا سلسلہ جاری رہا -

۱۶ جنوری کو صبح نو بجے ایم سی ہال میں کے ایم سی کے افسران سے خطاب کرنے کے لیے جب جناب اچکزئی کے ایم سی پہنچے تو یہاں پر ایڈمنسٹریٹر بلدیہ پی پی گیلانی، چیف انجینئر ذاکر علی خان، دیگر افسران اور عوام کی بھاری جمعیت نے آپ کا استقبال کیا -

اس کے بعد آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ حکومت دیانتدار افسروں کی ملازمت کا تحفظ کرے گی اور ان کے فرائض کی ادائیگی میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں کی جائے گی - انہوں نے افسروں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے فرائض دیانتداری کے ساتھ بلا خوف انجام دیں - انہوں نے کہا ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ سابق حکومت کے دور میں افسروں کو دیانتداری کے ساتھ کام کرنے کا موقع نہیں دیا گیا تھا - اور ان کو ناجائز کام کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا - ان کی ملازمتیں غیر محفوظ تھیں لیکن اب صورتحال بدل گئی ہے دیانتدار افسر اپنے فرض کی ادائیگی میں مکمل آزاد ہیں - اور حکومت کی طرف سے ان کے فرائض کی ادائیگی میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہے -

بعد ازاں صدر فروٹ مارکیٹ آغا سید عبدالنعیم کی دعوت پر حاجی محمد زمان خان صاحب اچکزئی نے ایڈمنسٹریٹر بلدیہ کے ہمراہ فروٹ مارکیٹ کا دورہ کیا اور ناجائز تجاوزات کو ہٹانے کے لیے موقع پر فوری احکامات جاری کئے اور غلط الاٹمنٹوں کو فوری طور پر منسوخ کرنے کا حکم دیا - علاوہ ازیں فروٹ مارکیٹ اور پاک کولڈ سٹوریج سے متصل جگہ پر مسجد بنانے کی اجازت بھی دی -

آپ نے ایڈمنسٹریٹر بلدیہ کو ہدایت کی کہ وہ فروٹ مارکیٹ کی صفائی پر پوری توجہ دیں پندرہ دنوں کے اندر اندر پوری مارکیٹ صاف ہو جائے - کیونکہ یہ شہر کی سب سے بڑی مارکیٹ ہے -

دو بجے دن جناب اچکزئی صاحب شیر شاہ کالونی میں ضیاء الدین آغا سے ملاقات ہوئی جو حج سے واپس ہوئے تھے - اور شام چھ بجے کے ڈی اے کے ماسٹر پلان کا معائنہ کیا -

سات بجے ڈالمیا کے علاقے میں استقبالیہ میں شرکت کی - مقامی قومی اتحاد کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا گیا جس میں علاقائی مسائل کا تذکرہ تھا - وزیر بلدیات نے خطاب کرتے ہوئے لوگوں کو یقین دلایا کہ کچی آبادیوں کو بتدریج مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے اور پانی کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے کے ڈی اے حکام کو ہدایات جاری کیں -

بعد ازاں اچکزئی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب کی عیادت کے لیے ناظم آباد تشریف لے گئے اور تقریباً ایک گھنٹہ حضرت کے پاس رہے - رات ۱۲ بجے دفتر جمعیۃ علمائے اسلام لیاقت آباد کا معائنہ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے آپ نے کارکنوں کو ہدایت کی کہ وہ رکنیت سازی مہم کو تیز تر کر دیں - اور آپس میں اتفاق رکھیں - یہاں سے فارغ ہونے کے بعد رات دو بجے آپ قصر ناز پہنچے -

۱۷ ر جنوری کو صبح سندھ کے چیف سیکرٹری سے ملاقات کی اور سندھ سیکرٹریٹ میں لوکل گورنمنٹ سندھ کے افسران سے خطاب کیا آپ نے فرمایا کہ افسران دل میں خوف خدا رکھ کر کام کریں - آخر ہم سب کو اللہ کے سامنے جواب دینا ہوگا - افسران کو چاہیے کہ وہ اپنے فرائض ایمانداری سے سرانجام دیں - موجودہ حکومت افسران سے ناجائز کام نہیں کروانا چاہتی اور نہ ہی ان پر کوئی ناجائز سیاسی دباؤ ہے - لہٰذا افسران کو چاہیے کہ عوام کا پیسہ اس طرح خرچ کیا جائے جس سے عوام کو فائدہ ہو -

بعد ازاں جناب اچکزئی نے کے ڈی اے فلٹر پلانٹ کا معائنہ کیا اور تین بجے سہ پہر زولوجیکل گارڈن کا معائنہ کیا - اس کے بعد آپ کلفٹن تشریف لے گئے - کلفٹن کے معائنے کے بعد مظفر آباد کالونی لانڈھی میں دعوت میں شرکت کی -

اس کے بعد آپ نے شیر شاہ کالونی میں دفتر کا افتتاح کیا - یہاں پر نہایت ہی پرجوش استقبال ہوا - دفتر والے روڈ کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا -

بعد ازاں آپ نے کیماڑی میں دعوت میں شرکت کی - دوسرے دن صبح آپ سندھ کے دورے پر لاڑکانہ روانہ ہو گئے -

▲

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد

قدوسیّتِ کبریٰ

آں راز کہ در سینہ نہانست نہ وعظ است
بر دار تواں گفت بہ منبر نہ تواں گفت

عزیزانِ ملّت! ماہِ ربیع الاوّل کا ورود تمہارے لیے جشن و مسرت کا ایک پیغام عام ہوتا ہے کیونکہ تم کو یاد آجاتا ہے کہ اس مہینے کے ابتدائی ہفتوں میں خدا کی رحمتِ عامہ کا دنیا میں ظہور ہوا اور اسلام کے داعیٔ برحق کی پیدائش سے دنیا کی دائمی غمگینیاں اور سرگشتگیاں ختم ہو گئیں۔ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم۔

تم خوشیوں اور مسرتوں کے ولولوں سے معمور ہو جاتے ہو۔ تمہارے اندر خدا کے رسولِ برحق کی محبت و شیفتگی ایک بیخودانہ جوش اور محویت پیدا کر دیتی ہے۔ تم اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اسی کی یاد میں اسی کے تذکرے میں اور اسی کی محبت کی لذت و سرور میں بسر کرنا چاہتے ہو۔

تم اس کے ذکر و فکر کی مجلسیں منعقد کرتے ہو ان کی آرائش و زینت میں اپنی محنت و مشقت کی کمائی بے دریغ لٹاتے ہو، خوشبودار اور تر و تازہ پھولوں کے دستے سجاتے ہو کافوری شمعوں کے خوبصورت فانوس اور برقی روشنی کے بکثرت کنول روشن کرتے ہو عطر و گلاب کی مہک اور اگربتیوں کا بخور جب ایوانِ مجلس اچھی طرح معطر کر دیتا ہے تو اس وقت مدح و ثنا کے زمزموں اور درود سلام کے مقدس ترانوں کے اندر اپنے محبوب و مطلوبِ مقدس کی یاد کو ڈھونڈھتے ہو اور بسا اوقات تمہاری آنکھوں اور تمہارے پر محبت دلوں کی آہیں اس کے اسم مبارک سے والہانہ عشق کرتی ہیں اور اس کے عشق سے حیاتِ روحانی حاصل کرتی ہیں۔

پس کیا مبارک ہیں وہ دل جنہوں نے اپنے عشق و شیفتگی کے لیے رب السماوات والارض کے محبوب کو چنا، اور کیا مطہر و پاک ہیں وہ زبانیں جو سید المرسلین و رحمۃ للعالمین کی مدح و ثنا میں زمزمہ سنج ہوئیں ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار
بگذارند و خمِ طرۂ یارے گیرند

انہوں نے اپنے عشق و شیفتگی کے لیے اس کی محبوبیت کو دیکھا جس کو خدا نے اپنی چاہتوں اور محبتوں سے ممتاز کیا اور ان کی زبانوں نے اس کی مدح و ثنا کی جس کی مدح و ثنا میں خود خدا کی زبان اس کے ملائکہ اور قدوسیوں کی زبان اور کائناتِ ارضی کی تمام پاک روحوں اور سعید ہستیوں کی زبان انکی شریک و ہمنوا ہے:- ان اللہ وملائکتہٗ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما (۳۳ : ۵۶)

کائناتِ ہستی کی محبوبیّتِ اعلیٰ

بلاشبہ محبتِ نبویؐ اور عشق محمدیؐ کے یہ پاک ولولے اور یہ مخلصانہ ذوق و شوق تمہاری زندگی کی سب سے زیادہ قیمتی متاع ہے اور تم اپنی ان پاک جذبات کی جتنی بھی حفاظت کرو کم ہے۔ تمہارا یہ عشقِ الٰہی ہے، محبت ربانی ہے، تمہاری یہ شیفتگی انسانی سعادت اور راستبازی کا سرچشمہ ہے، تم اس وجود مقدس و مطہر کی محبت رکھتے ہو جس کو تمام کائنات انسانی میں سے تمہارے خدا نے ہر طرح کی محبوبیتوں اور ہر قسم محمودیتوں کے لیے چن لیا اور محبوبیتِ عالم کا خلعت اعلیٰ صرف اسی کے باوجود اقدس پر راست آیا۔ کرۂ ارضی کی سطح پر انسان کے لیے بڑی سے بڑی بات جو لکھی جا سکتی ہے زیادہ سے زیادہ عشق جو کیا جا سکتا ہے، اعلیٰ سے اعلیٰ مدح و ثنا جو کی جا سکتی ہے۔ غرض کہ انسان کی زبان انسان کے لیے جو کچھ کہہ سکتی ہے اور کر سکتی ہے وہ سب کا سب صرف اسی ایک انسان کامل و اکمل کے لیے ہے اور اس کا مستحق اس کے سوا کوئی نہیں۔ ؎

مقصودِ ما ز دیر و حرم جز حبیب نیست
ہر جا کنیم سجدہ بداں آستاں رسد

و للہ درما قال

عبارا تنا شتی و حسنک واحد
و کل الی ذالک الجمال یشیر

وحدہٗ لاشریک

خدا کی الوہیت و ربوبیت جس طرح وحدہٗ لاشریک ہے کہ کوئی ہستی اس کی شریک نہیں ہے اسی طرح انسان کامل کی انسانیت اعلیٰ و عبدیت کبریٰ بھی وحدہٗ لاشریک ہے کیونکہ انسانیت و عبدیت میں کوئی اس کا ساجھی نہیں اور اس کے حسن و جمالِ فردانیت کا کوئی شریک نہیں۔

منزہ عن شریک فی محاسنہ
فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم میں تم دیکھتے ہو کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر جہاں کہیں کیا گیا ہے وہاں ان سب کو ان کے ناموں سے پکارا ہے اور ان کے واقعات کا بھی ذکر کیا ہے تو ان کے ناموں کے سانھ کیا ہے۔ لیکن اس انسان کامل، اس فردِ اکمل، اس صفاتِ عبدیت کے وحدہٗ لاشریک کا اکثر مقامات میں اس طرح ذکر کیا ہے کہ نہ تو اس کا نام لیا گیا اور نہ ہی کسی دوسرے وصف سے نامزد کیا گیا بلکہ صرف "عبد" کے لفظ سے اس کے پروردگار نے اسے یاد فرمایا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ ترجمہ، کیا پاک ہے وہ خداوند قدوس جس نے ایک رات اپنے "عبد" کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کرائی۔ سورت جن میں فرمایا وانہٗ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادو یکونون علیہ لبدا۔ ترجمہ: اور جب اللہ کا بندہ (عبد) تبلیغ حق کے لیے کھڑا ہوتا ہے تاکہ اللہ کو پکارے تو کفار اس کو اس طرح گھیر لیتے ہیں گویا قریب ہے کہ اس پہ آ گریں گے۔

سورت کہف کو اس آیت سے شروع کیا ہے

الحمد للہِ الذی انزل علیٰ عبدہِ الکتاب۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے عبد پر کتاب اتاری۔

سورت فرقان کی پہلی آیت ہے: تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہٖ لیکون للعالمین نذیرا۔ ترجمہ: کیا ہی پاک ذات ہے اس کی جس نے الفرقان اپنے عبد پر اتارا تاکہ وہ تمام عالم کی ضلالتوں کے لیے ڈرانے والا ہو۔ اسی طرح سورت نجم میں فرمایا فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ۔ سورۂ حدید میں فرمایا ینزل علیٰ عبدہٖ آیات۔ پس ان تمام مقامات میں آپؐ کا اسم گرامی نہیں لیا بلکہ اس کی جگہ صرف عبد فرمایا۔ حالانکہ بعض دیگر انبیاء کے لیے اگر عبد کا لفظ فرمایا ہے تو اس کے ساتھ نام کی تصریح بھی کر دی ہے۔

سورت مریم میں حضرت ذکریاؑ کے لیے فرمایا ذکر رحمت ربك عبدہٗ ذکریا۔ سورت صٓ میں فرمایا: واذکر عبدنا داؤد۔ نیز:۔ واذکر عبدنا ایوب۔ اس خصوصیت و امتیاز سے اس حقیقت کو واضح کرنا مقصود الٰہی تھا کہ اس وجود گرامی کی عبدیت اور بندگی اس درجۂ آخری اور مرتبۂ قصویٰ تک پہنچ چکی ہے جو انسانیت کی انتہا ہے اور جس میں کوئی عبد اس عبد کامل کا شریک وسہیم نہیں۔ پس عبدیت کا فردِ کامل وہی ہے اور اس کے لیے بغیر اضافت و نسبت کے صرف عبد کا لقب اس کو ناموں اور علموں کی طرح پہنچوا دیتا ہے کیونکہ تمام کائناتِ ہستی میں اس کا سا کوئی عبد نہیں۔

پس یہ وہ تھا کہ اس کی صفاتِ الٰہیہ کا یہ حال ہے اس کی انسانیت اور عبدیت کی وحدت اس طرح فرماں رَوائے جمیع کائنات ہے اس کی محبت و محبوبیت کا خود رب السماوات والارض نے اعلان کیا، اور اس کی رحمت کو اپنی ربوبیت کی طرح تمام عالمین پر محیط کر دیا، اس کو اللہ تعالےٰ نے اپنی صفات رأفت و رحمت سے متصف فرمایا اور اگر اپنے آپ کو الرحمٰن الرحیم کہا تو اسے بھی بالمومنین رؤف الرحیم قرار دیا اور تمام قرآن حکیم میں کبھی بھی نام لے کر نہ پکارا کہ یا ایھا المزمل اس کے وجود کی عزت و عظمت کو اپنی عزت کی طرح بندوں پر فرض کر دیا اور جا بجا حکم دیا کہ تعزروہ وتوقروہ (اس کی عزت کرو اور اس کی توقیر بجا لاؤ) پھر وہ کہ اس کی محبوبیتوں اور عظمتوں کا یہ حال تھا کہ اس کا وجود مقدس و اطہر تو بڑی چیز ہے وہ جس آبادی میں بسا اور جس شہر کی گلیوں میں پھرا چلا، اس کی عزت کو بھی خدائے زمین و آسمان نے تمام عالم میں نمایاں کیا۔

لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد۔ ترجمہ:۔ ہم مکہ کی قسم کھاتے ہیں مگر اس لیے کہ تیرا وجود اس کی سرزمین میں رہا اور بسا ہے۔ ؎

ومن مذہبی حب الدیار لاھلھا
وللناس فیما یعشقون مذاہب

پس جس کی قدوسیت و جبروتیت کا یہ مرتبہ ہو، اس کی یاد میں جتنی گھڑیاں بھی کٹ جائیں، اس کے عشق میں جتنے آنسو بھی بہہ جائیں اس کی محبت میں جتنی آہیں بھی نکل جائیں اس کی مدح و ثنا میں جس قدر بھی زبانیں زمزمہ پیرا ہوں، انسانیت کا حاصل روح کی سعادت، دل کی طہارت، زندگی کی پاکی اور ربانیت و الٰہیت کی پادشاہی ہے۔

ولله در ما قال

راہِ تو بہر قدم کہ پویند خوش است
وصلِ تو بہر سبب کہ جویند خوش است
روئے تو بہر دیدہ کہ بینند نکوست
نام تو بہر زباں کہ گویند خوش است

جشنِ حصول و ماتمِ ضیاع

لیکن جبکہ تم اس ماہِ مبارک میں یہ سب کچھ کرتے ہو اور اس ماہ کے واقعۂ ولادت کی یاد میں خوشیاں مناتے ہو تو اس کی مسرتوں کے اندر تمہیں اپنا وہ ماتم بھی یاد آتا ہے جس کے بغیر تمہاری کوئی خوشی نہیں ہو سکتی؟ کبھی تم نے اس حقیقت پر بھی غور کیا ہے کہ یہ کس کی پیدائش ہے جس کی یاد کے لیے تم سر و سامانِ جشن کرتے ہو؟

یہ کون تھا جس کی ولادت کے تذکرے میں تمہارے لیے خوشیوں اور مسرتوں کا ایسا عزیز پیام ہے۔

آہ! اگر اس مہینہ کی آمد تمہارے لیے جشن و مسرت کا پیام ہے کیونکہ اس مہینہ میں وہ آیا، جس نے سب کچھ تم کو دیا تھا، تو میرے لیے اس سے بڑھ کر اور کسی مہینے میں ماتم نہیں، کیونکہ اس مہینہ میں پیدا ہونے والے نے جو کچھ ہمیں دیا تھا وہ سب کچھ ہم نے کھو دیا، اس لیے اگر یہ ماہ ایک طرف بخشنے والے کی یاد تازہ کرتا ہے تو دوسری طرف کھونے والوں سے زخم کو بھی تازہ ہو جانا چاہیے۔

ما خانہ رسیدگانِ ظلمیم!
پیامِ خوشش از دیارِ ما نیست

تم اپنے گھروں کو مجلسوں سے آباد کرتے ہو لیکن تمہیں اپنے دل کی اجڑی ہوئی بستی کی بھی کچھ خبر ہے تم کافوری شمعوں کی قندیلیں روشن کرتے ہو لیکن تمہیں اپنے دل کی اندھیاری کو دور کرنے کے لیے کوئی چراغ نہیں ڈھونڈھتے ہو؟ تم پھولوں کے گلدستے سجاتے ہو۔ مگر آہ! تمہارے اعمالِ حسنہ کا پھول مرجھا گیا ہے تم گلاب کے چھینٹوں سے اپنے رومال و آستین کو معطر کرنا چاہتے ہو مگر آہ تمہاری غفلت کہ تمہاری عظمتِ اسلامی کی عطر بیزی سے دنیا کی مشامِ روح یکسر محروم ہے۔ کاش تمہاری مجلسیں تاریک ہوتیں تمہارے اینٹ اور چونے کے مکانوں کو زیب و زینت کا ایک ذرہ نصیب نہ ہوتا، تمہاری آنکھیں رات رات بھر مجلس آرائیوں میں نہ جاگتیں، تمہاری زبانوں سے ماہ ربیع الاول کی ولادت کے لیے دنیا کچھ نہ سنتی مگر تمہاری رُوح کی آبادی معمور ہوتی، تمہارے دل کی بستی نہ اجڑتی، تمہارا طالع خفتہ بیدار ہوتا اور تمہاری زبانوں سے نہیں مگر تمہارے اعمال کے اندر سے اسوۂ حسنۂ نبویؐ کی مدح و ثنا کے ترانے اٹھتے:۔ فانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور

مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مر جائے
کہ زندگی عبارت ہے تیرے جینے سے!

پھر آہ! وہ قوم اور صد آہ! اس قوم کی غفلت و نادانی جس کے لیے ہر جشن و مسرت میں پیام ماتم ہے اور جس کی حیاتِ قومی کا ہر قہقہۂ عیش فغانِ حسرت ہو گیا ہے مگر نہ تو ماضی کی عظمتوں میں اس کے لیے کوئی منظرِ عبرت ہے نہ حال کے واقعات و حوادث میں کوئی پیام تنبہ و ہوشیاری ہے اور نہ مستقبل کی تاریکیوں میں زندگی کی کسی روشنی کو اپنے سامنے رکھتی ہے اسے اپنی کام جوئیوں اور جشن مسرت کی بزم آرائیوں سے مہلت نہیں حالانکہ اس کے جشن و طرب کے ہر دور میں ایک ایک پیام ماتم و عبرت بھی دکھ دیا گیا ہے بشرطیکہ آنکھیں دیکھیں، کان سنیں، اور دل کی دانائی غفلت و سرشاری نے چھین نہ لی ہو۔ ان فی ذالک لذکریٰ لمن کان لہ قلب او القی

السمیع وھو شھید ۔

ظہور و مقصدِ ظہور

ماہ ربیع الاوّل کی یاد میں ہمارے لیے جشن و مسرت کا پیام اس لیے تھا کہ اسی مہینہ میں خدا کا وہ فرمانِ رحمت دنیا میں آیا جس کے ظہور نے دنیا کی شقاوت و حرمانی کا موسم بدل دیا، ظلم و طغیان اور فساد و عصیان کی تاریکیاں مٹ گئیں خدا اور اس کے بندوں کا ٹوٹا ہوا رشتہ جڑ گیا انسانی اخوت و مساوات کی یگانگت نے دشمنیوں اور کینوں کو نابود کر دیا اور کلمۂ کفر و ضلالت کی جگہ کلمۂ حق و عدالت کی بادشاہت کا اعلانِ عام ہوا ۔ لقد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام : ترجمہ :۔ اللہ کی طرف سے تمہاری جانب ایک نورِ ہدایت اور کتابِ مبین آئی ۔ اللہ اس کے ذریعے اپنی رضا چاہنے والوں کو سلامتی اور زندگی کی راہوں پر ہدایت فرماتا اور ان کے آگے صراطِ مستقیم کو کھولتا ہے ۔

لیکن دنیا سعادت و حرمانی کے درسے پھر دکھیا ہوگئی، انسانی شر و فساد اور ظلم و طغیان کی تاریکی خدا کی روشنی پر غالب ہونے کے لیے پھیل گئی ۔ سچائی اور راستبازی کی کھیتیوں نے پامالی پائی اور انسانوں کے بے راہ گلہ کا کوئی رکھوالا نہ رہا ۔ خدا کی وہ زمین جو صرف خدا ہی کے لیے تھی غیروں کو دے دی گئی اور اس کے کلمۂ حق و عدل کے غمگساروں اور ساتھیوں سے اس کی سطح خالی ہوگئی ۔

ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس ترجمہ :۔ زمین کی خشکی اور تری دونوں میں انسانوں کی پیدا کی ہوئی شرارتوں سے فساد پھیل گیا اور زمین کی صلاح و فلاح غارت ہوگئی ۔

پھر آہ ! تم اس کے آنے کی خوشیاں تو مناتے ہو پر اس کے ظہور کے مقصد سے غافل ہوگئے ہو اور وہ جس غرض کے لیے آیا اس کے لیے تمہارے اندر ٹھیس اور چبھن نہیں ۔

یہ ماہِ ربیع الاوّل اگر تمہارے لیے خوشیوں کی بہار ہے تو صرف اس لیے کہ اسی مہینہ میں دنیا کی خزانِ ضلالت ختم ہوئی اور کلمۂ حق کا موسمِ ربیع شروع ہوا پھر اگر آج دنیا کی عدالت سمومِ ضلالت کے جھونکوں سے مرجھا گئی ہے تو اے غفلت پرستو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ بہار کی خوشیوں کی رسم تو مناتے ہو مگر خزاں کی پامالیوں پر نہیں روتے ۔

آتشینِ شریعت

اس موسم کی خوشیاں اس لیے تھیں کہ اسی میں اللہ کی عدالت کی وہ "آتشینِ شریعت" کوہ فاران پر نمودار ہوئی جس کی سیر کی چوٹیوں پر صاحبِ تورات کو خبر دی گئی تھی اور جو مظلومی کے آنسو بہانے، مسکینی کی آہیں نکالنے، ذلت و نامرادی سے ٹھکرائے جانے کے لیے دنیا میں نہیں آئی تھی کہ اعدائے حق و عدالت ناکامی کے آنسو بہائیں ۔ دشمنانِ الٰہی مسکینی کے لیے چھوڑ دیئے جائیں، ضلالت و شقاوت نامرادی و ناکامی کی ذلت سے ٹھکرائی جائے اور سچائی اور راستی کا عرشِ عظمت و اجلال نصرتِ الٰہی کی کامرانیوں اور اقبال و فیروزی کی فتح مندیوں کے ساتھ تمام کائناتِ ارضی میں اپنی جبروتیت اور قدوسیت کا اعلان کرے پس وہ اللہ کے ہاتھ کی چمکائی ہوئی ایک تلوار تھی جس کی ہیبت و قہاریت نے باطل پرستی کی تمام طاقتوں کو لرزا دیا اور کلمۂ حق کی بادشاہت اور دائمی فتح کی دنیا کو بشارت سنائی ۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون، ترجمہ : وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو دنیا کی سعادت کے قیام اور ضلالت کی مقہوریت کے لیے دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ تمام دینوں پر اسے غالب کر دے پس اس کی حقانیت کی طاقت ہی آخر میں دائمی اور عام فتح پانے والی ہے، اگرچہ مشرکوں پر ایسا ہونا بہت ہی شاق گزرے ۔

وہ ذلت کا زخم نہ تھا بلکہ نامرادی کا زخم لگانے والا ہاتھ تھا، وہ مظلومی کی تڑپ نہ تھی بلکہ ظلم کو تڑپانے والی شمشیر تھی، وہ مسکینی کی بے قراری نہ تھی بلکہ دنیا کو بے قرار کرنے والوں نے اس سے بے قراری پائی، وہ درد و کرب کی تڑپ نہ تھی بلکہ درد و کرب میں مبتلا کرنے والوں کو اس سے بے چینی کا بستر ملا وہ جو کچھ لایا اس میں غمگینی کی چیخ نہ تھی، ماتم کی آہ نہ تھی، ناتوانی کی بے بسی نہ تھی، اور حسرت و مایوسی کا آنسو نہ تھا بلکہ یکسر شادمانی کا غلغلہ تھا، جشن و مراد کی بشارت تھی، کامیابی و عیش فرمائی کی بہار تھی، طاقت اور فرماں فرمائی کا اقبال تھا، امید اور یقین کا خندۂ عیش تھا، زندگی اور فیروزمندی کا پیکر و تمثال تھا، فتح مندی کی ہمیشگی تھی اور نصرت و کامرانی کی دائمی ۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا و ابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیوۃ الدنیا و الاخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون : ترجمہ :۔ اللہ کے وہ صالح بندے جنہوں نے دنیا کی تمام طاقتوں سے کٹ کر کہا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں پھر ساتھ ہی اس پر جم گئے اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنی خدا پرستی کو قائم کیا سو یہ وہ لوگ ہیں کہ کامرانی اور فتح مندی کے لیے خدا نے ان کو چن لیا ہے وہ اپنی ملائکہ نصرت کو ان پر بھیجتا ہے جو ہر دم پیام شادمانی اور کامیابی پہنچاتے ہیں کہ نہ تو تمہارے لیے خوف ہے اور نہ کسی طرح کی غمگینی، دنیا کی زندگی میں بھی تم خدا کی نصرت و حمایت سے فتح مند و کامیاب ہوگئے اور آخرت میں بھی خدا کی مہربانیوں سے بامراد، اللہ کی تمام نعمتیں صرف تمہارے ہی لیے ہیں تم جو نعمت چاہو گے تمہیں ملے گی اور جس چیز کو پکارو گے پاؤ گے ۔

لا تھنوا ولا تحزنوا !!

کیونکہ وہ جو ربیع الاوّل میں آیا، اس نے کہا کہ غم اور ناکامی ان کے لیے ہونی چاہیے جن کے پاس کامیابی اور نصرت بخشنے والے کا رشتہ نہیں ہے، پر وہ جو جنہوں نے تمام انسانی اور دنیاوی طاقتوں سے سرکشی کی اور صرف خدا کی قدوس طاقت کے ساتھ وفاداری کی اور اسی ذات کو اپنا دوست بنا لیا جو ساری خوشیوں کا دینے والا ہے اور تمام کامیابیوں کا سرچشمہ ہے تو وہ کیونکر غمگینی پا سکتے ہیں اور خدا کے دوستوں کے ساتھ اس کی زمین میں کون ہے جو دشمنی کر سکتا ہے ۔

ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لھم (۴۷ : ۱۲) ترجمہ اس لیے کہ اللہ مومنوں کا دوست ہے اور حامی ہے مگر کافروں کا نہیں جنہوں نے اس سے انکار کیا ۔

جن پاک روحوں نے خدا کی سچائی اور کلمۂ حق و عدل کی خدمت گزاری کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا وہ کسی سے نہیں ڈر سکتے البتہ ان کی ہیبت اور قہاریت سے دنیا کو ڈرنا چاہیے۔

فلا تخافوهم وخافون ان كنتم مؤمنين۔

(۳: ۱۷۰) ترجمہ:۔ دشمنانِ حق کی شیطانی ہیبتوں سے مت ڈرو، اللہ سے ڈرو اگر فی الحقیقت تم مومن ہو۔

دنیا میں متضاد سے متضاد اجزا باہم جمع ہو سکتے ہیں، آگ اور پانی ممکن ہے کہ ایک جگہ جمع ہو جائیں شیر اور بکری ہو سکتا ہے کہ ایک گھاٹ سے پانی پی لیں لیکن خدا کا "ایمان" اور "انسان کا خوف" یہ دو چیزیں ایسی متضاد ہیں جو کبھی بھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں اور ایک بدبخت ایمانِ الٰہی کا دعوٰی کر کے انسان کے ڈر سے بھی کانپ رہا ہے تو تم اسے ان کنکروں اور پتھروں کی طرح ٹھکرا دو جو انسان کی راہ میں لڑھک کر آ جاتے ہیں تا کہ ڈرنے والوں کے لیے ٹھوکر بنیں کیونکہ وہ ایمان کے یقین سے محروم ہے۔

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين ٥ الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون۔ ترجمہ: نہ ہراساں ہو اور نہ غمگین ہو تمہیں سب پر غالب آنے والے ہو اگر تم سچے ہو۔ یاد رکھو کہ جو لوگ اللہ کے دوست اور اسکے چاہنے والے ہیں ان کے لیے نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ کبھی وہ غمگین ہوں گے۔

اِستبدالِ نعمت

آج جبکہ تم عید میلاد کی مجلسیں منعقد کر رہے ہو تو تمہارا کیا حال ہے؟ وہ تمہاری دولت کہاں ہے جو تمہیں دی گئی تھی وہ تمہاری نعمتِ کامرانی کدھر گئی جو تمہیں سونپی گئی تھی؟ وہ تمہاری رُوحِ حیات کیوں تمہیں چھوڑ کر چلی گئی جو تم میں پھونکی گئی تھی؟ آہ! تمہارا خدا کیوں تم سے روٹھ گیا اور تمہارے آقا نے کیوں تم کو صرف اپنی ہی غلامی کے لیے نہ رکھا؟ کیا ربیع الاول کے آنے والے نے خدا کا وعدہ نہیں پہنچایا تھا کہ عزت صرف تمہارے ہی لیے ہے؟ اور اس دولت کا اب زمین پر تمہارے سوا کوئی وارث نہیں۔

ان العزة لله ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لا يعلمون۔ ترجمہ: عزت اللہ کے لیے ہے، اس کے رسول کے لئے ہے اور مؤمنین کے لیے لیکن جن کے دل نفاق سے کھوٹے گئے وہ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

پھر یہ کیا انقلاب ہے کہ تم ذلت کے لیے چھوڑ گئے ہو اور عزت نے تم سے منہ چھپا لیا ہے؟ کیا خدا کا وعدۂ نصرت تم تک نہیں پہنچایا گیا تھا کہ وكان حقاً علينا نصر المؤمنين (۳۰: ۴۷) ترجمہ: مسلمانوں کو نصرت اور فتح دینا ہمارے لیے ضروری ہے یہ کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ ہم غیروں کو فتح یاب کریں اور مومن ناکام رہ جائیں۔

پھر یہ کیوں ہے کہ تم نے کامیابی نہ پائی اور کام و مراد نے تمہارا ساتھ چھوڑ دیا۔ کیا خدا کا وعدہ سچا نہ تھا اور کیا وہ اپنے قول کا پکا نہیں؟ تم جو انسانوں کے وعدوں پر ایمان رکھتے اور ان کے حکموں کے آگے گرنا جانتے ہو۔ خدا کے وعدہ "لا تخلف المیعاد" کے لیے اپنے اندر ایمان کی کوئی صدا نہیں پاتے؟

آہ! نہ تو اس کا وعدہ جھوٹا تھا اور نہ اس نے اپنا رشتہ توڑا۔ مگر تم ہی ہو، تمہاری ہی محرومی بے وفائی ہے، تمہارے ہی ایمان کی موت اور راستی کی حرمانی ہے۔ جس نے اپنے پیمان وفا کو توڑا اور خدا کے مقدس رشتہ کی عزت کو اپنی غفلت و بداعمالی اور غیروں کی پرستش و بندگی سے بٹہ لگایا۔ ذالک بان اللہ لم يك مغيراً نعمة انعمها على قوم حتى يغيروا ما بانفسهم وان الله ليس بظلام للعبيد۔

(۸: ۵۵) ترجمہ:۔ اس لیے خدا کبھی کسی قوم کی نعمت کو محرومی سے نہیں بدلتا، جب تک وہ قوم خود ہی اپنے اندر تبدیلی نہ کر دے اور وہ اپنے بندوں کے لیے ظالم نہیں ہے کہ ان کو بغیر جرم کے سزا دے۔

خدا اب بھی غیروں کے لیے نہیں بلکہ صرف تمہارے ہی لیے ہے بشرطیکہ تم بھی غیروں کے لیے نہیں بلکہ صرف خدا ہی کے لیے ہو جاؤ۔

ان تنصروا الله ينصركم ويثبت اقدامكم

ترجمہ:۔ اگر تم خدا کے کلمۂ حق کی مدد کرو گے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے اندر ثابت قدمی اور مضبوطی پیدا کرے گا۔

یادگارِ حریت

تم ربیع الاول میں آنے والے کی یاد اور محبت کا دعوٰی رکھتے ہو اور مجلسیں منعقد کر کے اس کی مدح وثنا کی صدائیں بلند کرتے ہو لیکن تمہیں کبھی بھی یہ یاد نہیں آتا ہے کہ جس کی یاد کا تمہاری زبان دعوٰی کرتی ہے اس کی فراموشی کے لیے تمہارا ہر عمل گواہ ہے اور جس کی مدح وثنا میں تمہاری صدائیں زمزمہ سرا ہوتی ہیں، اس کی عزت کو تمہارا وجود بٹہ لگا رہا ہے۔ وہ دنیا میں اس لیے آیا تھا کہ انسانوں کو انسانی بندگی سے ہٹا کر صرف اللہ کی عبودیت کی صراطِ مستقیم پر چلائے اور غلامی کی ان تمام زنجیروں سے ہمیشہ کے لیے نجات دلا دے جن کے بڑے بڑے بوجھل حلقے انہوں نے اپنے پاؤں میں ڈال لیے تھے۔

يضع اصرهم والاغلال التي كانت عليهم۔ پیغمبر اسلام کے ظہور کا مقصد یہ ہے کہ گرفتاریوں اور بندشوں سے انسان کو نجات دلائے اور غلامی کے جو طوق انہوں نے اپنی گردنوں میں پہن رکھے ہیں ان کے بوجھ سے رہائی بخشے۔

اس نے کہا کہ اطاعت صرف ایک ہی کی ہے اور حکم فرمان صرف ایک ہی کے لیے سزاوار ہے ان الحكم الا لله حکم و طاقت کسی کے لیے نہیں مگر صرف اللہ کے لیے۔

اس نے سب سے پہلے انسان کو چھنی ہوئی آزادی و حریت واپس دلائی اور کہا کہ مومن نہ تو بادشاہوں کی غلامی کے لیے ہے نہ تو کاہنوں کی اطاعت کے لیے نہ کسی اور انسانی طاقت کے آگے جھکنے کے لیے بلکہ ان کے سر کے لیے ایک ہی چوکھٹ اس کے دل کے لیے ایک ہی زنجیر، اور اس کی گردن کے لیے ایک طوق اطاعت ہے۔ وہ جھکتا ہے تو اسی کے آگے روتا ہے تو اسی کے لیے اعتماد کرتا ہے تو اسی کی ذات پر ڈرتا اور لرزتا ہے تو اسی کی ہیبت سے امید کرتا ہے تو اسی کی رحمت پر وہ مشرک نہیں ہے کہ خدا کی طرح انسانوں کو بھی قہاریت اور ہیبت کی صفت بخشے۔

أأرباب متفرقون خير ام الله الواحد القهار ٥ ما تعبدون من دونه الا اسماء سميتموها انتم وآباؤكم ما انزل الله بها من سلطان ان الحكم الا لله امر الا تعبدوا الا اياه ذلك الدين القيم ولكن اكثر الناس لا يعلمون۔

ترجمہ:۔ پرستش اور غلامی کے لیے کئی ایک معبود بنا لینا اچھا یا ایک ہی خدائے واحد کا ہو رہنا؟ یہ

جو تم نے اپنی بندگی کے لیے بہت سی چوکھٹیں بنا رکھی ہیں۔ تو بتلاؤ کہ ان کی ہستی بجز اس کے کیا ہے کہ چند وہم ساز نام ہیں جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے اپنی گمراہی سے گھڑ لیے ہیں اور رتِ کی ضلالت ور رسم پرستی نے ان کے اندر مصنوعی ہیبت و مرعوبیت پیدا کر دی حالانکہ خدا نے نہ تو ان کے اندر کوئی طاقت رکھی اور نہ ان کی معبودیت اور محبوبیت کے لیے کوئی حکم اتارا یقین کرو کہ تمہاری غلامی کے یہ تمام مصنوعی بت کچھ بھی نہیں ہیں حکم و سلطانی دنیا میں نہیں ہے مگر صرف اللہ کیلئے اس نے حکم دیا کہ پرستش نہ کرو مگر صرف اسی کی یہی انسان کی فطرت صالحہ کی راہ ہے اور اسی لیے یہی دین قیم ہے۔

اور دیکھو کہ اس نے انسان کی حریتِ صادقہ اور آزادیٔ حق کو کس طرح مثالوں کی دانائی میں سمجھایا۔ ضرب اللہ مثلاً عبداً مملوکا لا یقدر علیٰ شیئی ومن رزقناہ منا رزقا حسنا فھو ینفق منہ سراً وجھرا ھل یستوون (۱۶ : ۷۱) ترجمہ: اللہ ایک مثال دیتا ہے یوں فرض کرو کہ ایک شخص ہے جو کسی دوسرے انسان کا غلام ہے خود اسے کوئی اختیار حاصل نہیں کہ وہ اپنی کسی چیز پر باوجودیکہ اسی کی ہے کچھ قدرت نہیں رکھتا اور صرف اپنے آقا کے حکموں کا بندہ ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ایک دوسرا آزاد خود مختار انسان ہے جس پر کسی انسان کی حکومت نہیں اسے اپنی ہر چیز پر قدرت حاصل ہے اور جو کچھ خدا نے دیا ہے وہ اسے ظاہر و پوشیدہ جس طرح چاہتا ہے بے دھڑک خرچ کرتا ہے تو کیا یہ دونوں آدمی ایک ہی طرح کے ہوئے؟ کیا دونوں کی حالت میں کوئی فرق نہیں؟ اگر فرق ہے تو پھر وہ کہ اس کا مالک صرف خدا ہی ہے اور وہ کہ اس کے گلے میں انسانوں کی طاعت کے طوق پڑے ہوئے ہیں اور دونوں ایک طرح کے کیسے ہو سکتے ہیں؟

پس اگر ربیع الاوّل کا مہینہ دنیا کے لیے خوشی و مسرت کا مہینہ تھا تو صرف اس لیے کہ اسی مہینے میں دنیا کا سب سے بڑا انسان آیا جس نے مسلمانوں کو ان کی سب سے بڑی نعمت یعنی خدا کی بندگی اور انسانوں کی آقائی عطا فرمائی اور اس کو اللہ کی خلافت و نیابت کا لقب دیکر خدا کی ایک محترم امانت ٹھہرایا۔ پس ربیع الاوّل انسانی حریت کی پیدائش کا مہینہ ہے غلامی کی موت اور ہلاکت کی یادگار ہے خلافت الٰہی کی بخشش کا اولین یوم ہے وراثت ارضی کی تقسیم کا اولین اعلان ہے اسی ماہ میں کلمۂ حق و عدل زندہ ہوا اور اسی میں کلمۂ ظلم و فساد اور کفر و ضلالت کی لعنت سے خدا کی زمین کو نجات ملی۔

لیکن آہ! کہ تم اس ماہ حریت کے ورود کی خوشیاں مناتے ہو اور اس کے لیے ایسی تیاریاں کرتے ہو گویا وہ تمہارے ہی لیے اور تمہاری ہی خوشیوں کے لیے آیا ہے۔ خدا را مجھے بتاؤ کہ تم کو اس پاک اور مقدس یادگار کی خوشی منانے کا کیا حق ہے؟ کیا موت اور ہلاکی کو اس کا حق پہنچتا ہے کہ زندگی اور روح کا اپنے کو ساتھی بتلائے؟ کیا ایک مردہ لاشں پر دنیا کی عقلیں نہ ہنسیں گی اگر وہ زندوں کی طرح زندگی کو یاد کرے گی؟ ہاں یہ سچ ہے کہ آفتاب کی روشنی کے اندر دنیا کے لیے بڑی ہی خوشی ہے لیکن ایک اندھے کو کب زیب دیتا ہے کہ وہ آفتاب کے نکلنے پر آنکھوں والوں کی طرح خوشیاں منائے؟

پھر تم بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ تم غلاموں کا ایک گلہ ہو جس نے اپنے نفس کی غلامی اپنی خواہشوں کی غلامی ماسوا اللہ رشتوں کی غلامی اور غیر الٰہی طاقتوں کی زنجیروں سے اپنی گردن کو چھپا دیا ہے تم پتھروں کا ایک ڈھیر ہو جو نہ تو خو ہل سکتا ہے اور نہ اس میں جان و روح ہے البتہ چور چور ہو سکتا ہے اور ایک دوسرے پر پٹکا جا سکتا ہے تم غبار راہ کی ایک مشت ہو جس کو ہوا اڑا لے جائے تو اڑ اسکتی ہے ورنہ وہ تو صرف اس لیے ہے تاکہ ٹھوکروں سے روندی جائے اور جولانِ قدم سے پامال کی جائے فیا للرزیہ ویا للمصیبۃ۔

گلگونہ عارض ہے نہ ہے رنگِ حنا تو
اے خوں شدہ دل تو تو کسی کام نہ آیا

پھر اے غفلت کی ہستیو! اور اے بے خبری کی سرگشتہ خواب روحو! تم کس منہ سے اس کی پیدائش کی خوشیاں مناتے ہو جو حریت انسانی کی بخشش، حیات روحی و معنوی کے عطیہ اور کامرانی اور فیروزمندی کی خسروی و ملوکی کے لیے آیا تھا۔ اللہ اللہ غفلت کی نیرنگی اور انقلاب کی بوقلمونی ماسوا اللہ کی عبودیت کی زنجیریں پاؤں میں ہیں۔ انسانوں کی ملوکیت و مرعوبیت کے حلقے گردنوں میں ایمان باللہ سے دل خالی اور اعمال حقہ و حسنہ کی روشنی سے محروم ان سامانوں اور طیاروں کے ساتھ تم مستعد ہوئے ہو کہ ربیع الاوّل کے آنے والے کی یاد کا جشن مناؤ جس کا آنا خدا کی عبودیت کی فتح، غیر الٰہی عبودیت کی ہلاکت، حریت صادقہ کا اعلانِ حق، عدالت حقہ کی ملوکیت کی بشارت اور امامت عادلہ و قائمہ کے تمکن و قیام کی بنیاد تھی۔

پس اے غفلت شعارانِ ملت! تمہاری غفلت پر فغاں و حسرت اور تمہاری سرشاریوں پر صد ہزار نالہ و بکا اگر تم اس ماہ مبارک کی اصلی عظمت و حقیقت سے بے خبر رہو اور صرف زبانوں کے ترانوں، در و دیوار کی آرائشوں اور روشنی کی قندیلوں ہی میں اس کے مقصد یادگاری کو گم کر دو۔ تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ ماہِ مبارک امت مسلمہ کی بنیاد کا پہلا دن ہے۔ خداوندی بادشاہت کے قیام کا اولین اعلان ہے خلافت ارضی و وراثتِ الٰہی کی بخشش کا سب سے پہلا مہینہ ہے اور اس کے آنے کی خوشی اور اس کے تذکرہ اور یاد کی لذت ہر اس شخص کی روح پر حرام ہے جو اپنے ایمان اور عمل کے اندر اس پیام الٰہی کی تعمیل و اطاعت اور اس اسوۂ حسنہ کی پیروی و تاسی کے لیے کوئی نمونہ نہیں رکھتا۔

دسم ثناء کریم اے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

نام و کنیت:

آپ کا اسم گرامی عبداللہ اور کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ام عبد تھا اس لیے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو ابن ام عبد بھی کہتے ہیں

نسب نامہ:

آپؓ عرب کے مشہور قبیلہ بنو ھذیل سے تعلق رکھتے تھے آپ کا نسب نامہ حسب ذیل ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ بن غافل بن حبیب بن شمخ بن مخزوم بن صاھلہ بن کاہل بن الحارث بن تمیم بن سعد بن ھذیل۔

چونکہ آپؓ کا سلسلہ نسب بنو تمیم سے ملتا ہے اس لیے آپؓ تمیمی بھی کہلاتے ہیں۔

قبولِ اسلام:

دورِ جاہلیت میں آپؓ کا شغل بکریاں چرانا تھا جنگل میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اسی ملاقات میں سرکارِ دوعالم سے ایک معجزہ کا صدور ہوا جسے دیکھ کر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے دل میں علم و حکمت کے حصول کی لگن پیدا ہوئی اور آپؓ مسلمان ہوگئے۔ آپؓ کے قبولِ اسلام کو ایک معجزہ سمجھا گیا ہے اور آپؓ کا شمار السابقون الاوّلون میں ہوتا ہے چنانچہ آپؓ اپنے آپؓ کو ان جلیل القدر ہستیوں میں سے خود کو چھٹا قرار دیتے تھے۔

جوشِ ایمانی:

آپؓ طبعاً حق گو اور حق پسند تھے۔ اسلام نے آپ کی اس صفت کو مہمیز لگا دی۔ چنانچہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے آپؓ اپنی جان تک کی پرواہ نہ فرماتے تھے۔ مکہ میں گھٹن کے ماحول میں کفار کے شدید مظالم کے خدشات کے باوجود قریش کی مجلس میں سب سے پہلے جس عظیم صحابیؓ نے باآوازِ بلند قرآنِ حکیم کی تلاوت فرمائی وہ عبداللہ بن مسعودؓ ہی تھے۔ اگرچہ آپ کو اس جرم کی بہت مہنگی قیمت دینی پڑی۔ مگر آپؓ کے نزدیک ظلم و ستم کا نشانہ بننا ایمان و عشق کے بدلے میں گھاٹے کا سودا نہیں تھا۔ اسی جذبۂ ایمانی سے سرشار ہو کر یہ شیدائے رسولؐ وہاں دوبارہ جاکر آباد ہونے کے لیے آمادہ تھے لیکن احباب کے اصرار پر آپؓ نے یہ ارادہ ترک کر دیا۔

ہجرت:

آپؓ نے سرکارِ دوعالم کے حکم پر دو مرتبہ حبشہ کی جانب ہجرت فرمائی اور تیسری دفعہ مدینہ منورہ میں مہاجرین کر داخل ہوئے۔ مشہور صحابیؓ حضرت معاذ بن جبلؓ سے آپؓ کا سلسلہ مواخاۃ قائم ہوا۔

رسولؐ:

حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کے بعد آپؓ اکثر حضورؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہا کرتے یہ شرف صرف آپؓ ہی کو حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین حضورؐ کا مسواک وضو کا برتن اور عصا مبارک آپؓ کی نگرانی میں رہا۔ سفر و حضر میں یہ خدمت آپؓ ہی کے سپرد تھی۔ اور آپؓ کو یہ شرف حضورؐ کی پوری حیاتِ مبارکہ میں حاصل رہا۔

غزوات میں شرکت:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بدر، اُحد، خندق خیبر، فتح مکہ غرضیکہ تمام غزوات میں حضورؐ کے ہمراہ رہے آپؓ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ غزوۂ بدر کے ختم ہونے پر ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ ابوجہل کا انجام کیا ہوا؟ حضرت ابن مسعودؓ تحقیق حال کے لیے روانہ ہوئے اور ابوجہل کو زخمی حالت میں پایا اور کہا " أَأَنْتَ أَبَا جَهْل ؟ تو ہی ابوجہل ہے پھر اس کا سر کاٹ کر فاتحانہ انداز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔

کلام اللہ سے شغف:

اگرچہ آپؓ میدانِ کارزار کے عظیم شہسوار تھے تاہم آپؓ کی زیادہ تر شہرت علمی مرتبہ اور تفسیری مقام کی وجہ سے تھی۔ آپؓ بحیثیتِ محدث و مفسرِ قرآن تمام صحابہ کرام میں مشہور و معروف تھے۔ علوم قرآنیہ میں آپؓ کو بڑی دسترس حاصل تھی آپؓ اکثر فرمایا کرتے کہ اگر میں جانتا کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ عالم ہے تو میں اس کی جانب سفر کرتا۔

آپؓ قرآن کریم نہایت خوش الحانی سے تلاوت فرمایا کرتے ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ سے ارشاد فرمایا مجھے سورۃ نساء پڑھ کر سناؤ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! قرآن تو آپؐ پر نازل ہوا میں کس طرح پڑھ کر سناؤں آپؐ نے ارشاد فرمایا میں تمہاری زبان سے سننا چاہتا ہوں چنانچہ ابن مسعودؓ نے تلاوت شروع کی۔ جب آپؓ تلاوت فرماتے ہوئے اس آیت پر پہنچے۔ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا تو حضورؐ نبی کریمؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

قرآن حکیم سے ان کی واقفیت اور لگاؤ کا اندازہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد مبارک سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جس میں آپؐ نے چار آدمیوں سے قرآن مجید سیکھنے کا حکم دیا۔ عبداللہ بن مسعودؓ کا اسم گرامی ان میں سرفہرست ہے۔

حدیثِ رسول اللہ سے لگاؤ:

حضرت ابن مسعودؓ کو یہ شرف حاصل تھا کہ آپؓ ہمہ وقت رسول کریمؐ کی خدمتِ اقدس میں رہا کرتے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے اقدس میں نعلین پہنانا اور حضورؐ کو وضو کرانا انہی کے سپرد تھا۔ جب آپؐ اپنے نعلین مبارک اتارتے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آگے بڑھ کر انہیں بغل میں دباتے سینے سے چمٹاتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑتے اس خدمتِ شریفہ کے علاوہ آپؓ کو دوسرے صحابہ کرامؓ پر یہ شرف بھی حاصل تھا کہ آپؓ باتیں کرتے کرتے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر چلے جاتے۔ آپؓ کو جلوت وخلوت میں حاضری کی خصوصی اجازت تھی۔ اجنبی ان کی اس خصوصیت کی بناء پر آپؓ کو اہلِ بیت میں سے سمجھتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہمہ وقت حضوری کی بناء پر آپؓ کو زبانِ حق شناس کے ارشادات عالیہ سننے کی سعادت نصیب ہوئی لیکن آپؓ روایتِ حدیث میں بہت محتاط تھے۔ اور پیشِ نظر آپؓ کا یہ فرمان تھا من کذب علیَّ متعمداً فلیتبوّأ مقعدہٗ من النارِ۔ چنانچہ اسی اختیار کے پیشِ نظر آپؓ کی روایات کی تعداد ۸۴۸ ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ اپنی مسند میں آپؓ کی روایت کردہ احادیث کو جمع کر دیا ہے۔

فنِ خطابت:

ابن [illegible]ودؓ فنِ تقریر کے بہت بڑے ماہر تھے۔ آپؓ وسیع مضمون کو چند الفاظ میں ادا فرما دیا کرتے گویا آپ دریا کو کوزے میں بند کرنے کا پورا پورا ملکہ آپؓ کو وافر مقدار میں عطا کیا گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مختصر خطاب فرمایا پھر حضرت ابوبکرؓ کو حکم فرمایا کہ آپؓ اختصار سے تقریر کریں۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے بھی تعمیل ارشاد میں مختصر تقریر فرمائی پھر ابن مسعودؓ کو حکم ہوا۔ چنانچہ آپؓ نے یہ جامع اور مختصر خطاب فرمایا "ایھا الناس إنّ اللہ ربنا وانّ الاسلام دیننا وإنّ ھذا نبینا واومیٰ إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رضینا ما رضی اللہ ورسولہٗ والسلام علیکم۔ یہ مختصر اور جامع لیکن مؤثر خطاب سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے پھر آپؐ نے مسکرا کر فرمایا۔ صدق ابن امّ عبد۔

جب آپؓ کی تحصیلِ علم کی تکمیل ہوگئی اور معلّمِ ربّانی نے اپنے اس ہونہار تلمیذِ رشید میں معلّم کی صفات اجاگر کر دیں۔ تو آپؓ کو تدریس کا منصب سپرد ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے استفادے کا حکم بایں الفاظ فرمایا۔

استقرؤا القرآن من اربعۃ: من عبداللہ بن مسعودؓ وسالم مولیٰ ابی حذیفۃ وابیّ بن کعبؓ ومعاذ بن جبلؓ چار آدمیوں سے قرآن کی تعلیم حاصل کرو عبداللہ بن مسعودؓ، سالم مولیٰ ابی حذیفۃ ابیّ بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: تمسّکوا بعھدِ ابن اُمّ عبد: (ابن مسعودؓ کی ہدایت اور حکم کو مضبوطی سے پکڑو۔

حضرت ابن مسعودؓ کو حضرت عمرؓ نے جب کوفہ میں خدمات سپرد کیں تو ان کو نورِ علم پھیلانے کا موقعہ ملا۔ آپؓ کا درس کوفہ میں اپنے حسنِ تعلیم اور کثرت سے علماء تیار کرنے میں اپنی مثال آپ تھا اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ کوفہ مفسرین، محدثین فقہا اور قرّا سے بھر گیا۔

سیرتِ ابن مسعودؓ:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ہر قدم سنّتِ رسولؐ کی اتباع میں اٹھتا تھا۔ آپؓ نہایت درجہ کے خلیق ملنسار تھے۔ آپؓ حسنِ اخلاق اور ملنساری کی وجہ سے ان کے ہاں کثرت سے مہمان آتے تھے چنانچہ انھوں نے مہمانوں کے لیے کوفہ میں علیحدہ مہمان خانہ بنا رکھا تھا۔

علم و ادب میں مصروفیت وانہماک کے باوجود عابدِ شب زندہ دار بھی تھے۔ آپؓ رات کا اکثر حصہ نوافل میں گذارتے تھے۔ ان میں استقامت نہایت نہایت درجے کی تھی۔ الصلوٰۃ علیٰ میقاتِھا کی پوری پوری پابندی فرماتے تھے چاشت کی نماز کے متعلق فرماتے ہیں۔

ما غنت الضحیٰ منذُ اَسْلَمْتُ:

جب سے اسلام لایا ہوں چاشت کی نماز نہیں چھوڑی۔ کمزوریٔ طبع کی بنا پر آپؓ نفلی روزے کم رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں۔

فاِذا صُمتُ ضعفتُ عن الصلوٰۃِ:

آپ کی بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ کتاب وسنت کے علم اور اختیار کی غیر معمولی قوت کے باوجود اگر آپ اپنے کسی فیصلے میں سقم محسوس کرتے تو غلط تاویلات کا سہارا لینے کی بجائے فوراً رجوع فرمالیتے۔

دنیا سے بے نیازی اور استغناء میں آپؓ اپنی مثال آپ تھے۔ حضرت عثمان غنیؓ نے آخری عمر میں وظیفہ جاری کرنا چاہا تو آپؓ نے کمال بے نیازی سے انکار فرما دیا۔ آپ نہایت رقیق القلب تھے تلاوتِ کلام الٰہی میں آپؓ کی آنکھوں سے آنسو امڈ آتے۔ چنانچہ گریہ کی کثرت کی وجہ سے آپ کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے نمودار ہوگئے تھے۔

علالت ووصال:

تشنگانِ علم وحکمت پہ انوار برساتا ہوا یہ آفتاب جب عمر کی ساٹھویں منزل میں پہنچا تو یحییٰ ومیت والی شان والے کا پیغام آ پہنچا۔ چند روز علیل رہنے کے بعد جب نزع کا وقت قریب آیا تو آپؓ نے زبیر بن العوامؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو بلا کر وصیّت فرمائی اور پھر خالق حقیقی سے جا ملے۔

انّا للہِ وانّا علیہ راجعون۔

آپؓ کی وصیّت کے مطابق آپؓ کو جنت البقیع میں حضرت عثمان بن مظعون کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ حضرت عثمانؓ نے ایک قول کے مطابق حضرت الزبیر بن العوامؓ نے پڑھائی۔

وہ عظیم ذی وقار نوجوان جن کا اسلام لانا ایک معجزہ تھا۔ جن کے لیے رحمۃ اللعالمین نے علم وحکمت کی دعا فرمائی جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوت وخلوت کا امین رہا اور جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گوہر ارشادات ومضامین سمیٹنے کی سب سے زیادہ سعادت نصیب ہوئی۔ اور جس کے سامنے زانوئے تلمذتہ کرنے کے لیے معلّم کائنات نے خود حکم فرمایا اس کی عظمت وثقاہت اور علم وحکمت کی بلندیوں کا تصوّر ہی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن بعض لوگ تحقیق پسند اور محقق کہلانے کے شوق میں اس عظیم صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اعتراضات کرنے سے نہیں چونکتے۔ احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

کو قرآن حکیم سے انتہائی لگاؤ اور عشق تھا۔ آپؓ کا معمول تھا کہ رات کے وقت جب ساری دنیا محوِ راحت ہوتی آپ بیٹھ کر صبح تک آہستہ آہستہ قرآن پاک کی تلاوت فرمایا کرتے۔

حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں

کان عبد اللہ یقرأ علینا السُّورۃ ، ثم یحدّثنا بینھا وتفسیر یا عامۃ النھار۔

یعنی حضرت عبداللہ ہمارے سامنے کوئی سُورت تلاوت فرماتے اور پھر تمام دن اس کی تفسیر بیان فرماتے۔

امام مسروق ہی کی ایک اور روایت ہے۔

کانَ عبد اللہ تفسیر ُنا القرآن فی المسجد ثمّ تجلس بعد نثبت الناس :

یعنی حضرت عبداللہؓ ہمیں قرآن سکھاتے پھر ہم بیٹھتے تھے۔ اور قرآن حکیم کے مضمرات لوگوں کو ذہن نشین کرایا کرتے۔

ان کے اسی شغفِ قرآن کی بدولت کہ قرآن حکیم ان سے سیکھو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چشمِ نبوت سے ملاحظہ فرما لیا تھا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کو خاص طور پر فہمِ قرآن عطا ہوا۔ چنانچہ آپؐ نے صحابہ کو چار آدمیوں سے جب قرآن حکم سیکھنے کا حکم فرمایا تو عبداللہ بن مسعودؓ کا نام سرِفہرست رکھا۔ آپؓ کو یہ فضیلت دراصل ہمہ وقتی حضوری کی بنا پر حاصل ہوئی۔

جلوت اور خلوت میں حاضری کی خصوصی اجازت تھی۔ آپؓ بلا اجازت کاشانۂ نبوت میں تشریف لے جاتے اور آپؓ کی اسی فضیلت کی بنا پر بعض اجنبی آپؓ کو اہل بیت میں شمار کرتے ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں

قدّمتُ اَنا و اَخی مِن الیمن فکن حینا و ماتری ابن مسعودؓ د اُحدّ ، الّا مّن اھل بیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم مِن کثرۃ دخولھم ولزومھم لہٗ

خلوت و جلوت کی اس حضوری کی وجہ سے آپؓ کو زبانِ نبوت سے قرآن حکیم سننے اور سمجھنے کا دوسروں کی نسبت زیادہ موقعہ نصیب ہوا۔ چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں قرآن حکیم کا ورد فرماتے تو سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اس میں شریک ہوتے۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے اس بات کی تائید ہوتی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں۔

ہر سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پیش کیا جاتا تھا جس سال سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اس سال حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دو دفعہ دور کرایا۔ حضرت ابن مسعودؓ بھی اس مجلس میں شامل تھے۔ لہٰذا تنسیخ اور تبدیلی سے ابن مسعودؓ بھی اچھی طرح واقف تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی تبدیلی کی بنا پر ارشاد فرمایا۔

ما اقرء کم عبد اللہ فاقرو مزید فرمایا

وتمسّکو العھد ابن اُمّ عبد۔ ابن مسعودؓ کے فیصلوں کو مضبوطی سے پکڑو۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں

ماحدّ ثکم ابن مسعودؓ فصدّ قوہٗ۔ ابن مسعودؓ جو کچھ تمہیں بتائیں اس کو سچ مانو۔

مذکورہ بالا روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ کو نہ صرف قرآن سے انتہائی لگاؤ تھا بلکہ فہمِ قرآن اور علومِ قرآن سے آپ کو حظِ وافر نصیب ہوا تھا۔ اور آپؓ کا تبحرِ علمی مسلّم تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو درس و تدریس کی بھی اجازت دے دی تھی۔ چنانچہ ایسے متبحّر اور جلیل القدر صحابیؓ سے یہ بات بعد از قیاس ہے کہ آپ جزوِ قرآن کو قرآن بھی تسلیم نہ کریں۔ یہ بات آپ کی ذات پر الزام اور سراسر بہتان ہے اور اسے شانِ صحابہ میں گستاخی شامل کیا جائے گا۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعودؓ کو قرآن و حدیث کے علاوہ تخریج و استنباطِ مسائل کی بھی اجازت فرمائی۔ تو صحابہ کرامؓ نے ارشاد فرمایا کہ ابن مسعودؓ کی ہدایت اور حکم کو مضبوطی سے پکڑو۔

بقیہ : نورانی ، بیگم ملاقات

"سرعتِ تاثیر"، چوہوں کی تاریخ میں ایک نیا اضافہ ہے اگرچہ ان لوگوں کو جو پہاڑ کھود کر مرہ چوہا صرف ایک عدد نکالنے میں کامیاب ہوئے ہیں شادی کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ لیکن ایسے جزیرے بھی دنیا میں موجود ہیں جہاں چوہوں کی فراوانی ہے۔ تو سمجھ لیجئے کہ چوہوں کی فراوانی نے عائلی قوانین کی کیا درگت بنا دی ہوگی۔ اور نوجوان بہاریں لوٹ رہے ہوں گے۔ ہم اشارۃً یہ بات کہہ رہے ہیں کہ عائلی قوانین کا خاتمہ کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے۔ جو مفید ترین ہے۔

چوہوں کو کچھ لوگوں نے ضرورت سے زیادہ بدنام کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ چوہا بہت وضع دار۔ خوددار اور موقع شناس بھی ہے۔ چنانچہ ایک قصہ آپ کو ہم بھی سنائے دیتے ہیں جس سے اس کی موقع شناسی معلوم ہو سکے گی۔

قصہ یہ ہے کہ ایک دفعہ چوہے کی ہاتھی سے ملاقات ہوئی تو وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ اس بلا کی ہاتھی کی ٹانگیں، اتنے بڑے کان، اتنا بڑا سونڈ، اور اتنا لحیم و شحیم جسم تو تعجب سے پوچھا کہ جناب ہاتھی صاحب آپ کی عمر کیا ہے ؟ تو ہاتھی نے کہا کہ یہی کوئی دو سال کے لگ بھگ ـــــ تو بہت حیران ہوا، پھر ہاتھی نے پوچھا کہ چوہا صاحب آپ کی عمر کیا ہوگی ؟ تو جواب میں چوہے نے کہا کہ عمر تو میری بھی دو سال ہے مگر کچھ "بیمار سا" رہتا ہوں ـــــ تو یہ ہے اس کی موقع شناسی۔ بہر حال انڈونیشیا میں اس وقت "خادم نوجوانان" کی حیثیت میں قربانی پہ قربانی دے رہا ہے۔ گر قبول افتد .....

اہم اعلان

جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا مفتی محمود نے جمعیۃ کے صوبائی ڈویژنل اور ضلعی نظام تنظیمی کمیٹی کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقے کی رکن سازی کی فیس جلد وصول کر کے براہ راست مرکزی دفتر چوک رنگ محل لاہور میں سیکرٹری جنرل کے نام ارسال کریں اور اس سلسلہ میں ذرا بھر بھی کوتاہی نہ کریں۔ نیز رکن سازی کی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں کیونکہ آپ کی رکن سازی کی جدوجہد آئندہ انتخابات کے اچھے نتائج کی حامل ہوگی۔

شہر شہر سے

ترتیب : قمر ہاشمی

فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کر کے فضا مسموم کی جا رہی ہے

قاری نور الحق قریشی

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے سیکرٹری جنرل قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ نے مولانا شاہ احمد نورانی کی اس پریس کانفرنس پر شدید نکتہ چینی کی ہے جو موصوف نے گذشتہ روز کراچی میں کی اور جس میں انہوں نے پاکستان کی مخالف جماعتوں کے مقابلے کے لیے ایک نئے اتحاد کے قیام کے سلسلہ میں جدوجہد کا اعلان کیا ہے قاری صاحب نے کہا کہ برصغیر پر انگریز کے غاصبانہ قبضہ کے بعد ملک بھر کے علماء اور عوام نے انگریز راج سے نجات حاصل کرنے کے لیے جو بھرپور جدوجہد کی تو نورانی صاحب کے بزرگ اس وقت بھی تکفیر بازی کے مشغلہ میں مشغول تھے انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ نے ایک خاص مرحلہ پر آکر قائد اعظم کی قیادت میں پاکستان کو اپنی منزل قرار دے لیا چونکہ اسوقت پاکستان محض ایک فلسفہ تھا اس لیے کچھ حلقوں کی طرف سے اس کی دیانتدارانہ مخالفت بھی کی گئی لیکن ۱۹۴۶ء میں جب پاکستان کا قیام واضح ہوتا نظر آیا تو نورانی صاحب کے بزرگوں نے بنارس سنی کانفرنس منعقد کر کے بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے کے مقولہ پر عمل کیا لیکن صدر مسلم لیگ سے لیکر عام لیگیوں حتیٰ کہ ملک کے ہر شہری کو جن کفریہ فتوؤں سے نوازا گیا وہ جوں کے توں رہے خود لاہور میں علامہ اقبالؒ مرحوم کو فتویٰ کفر سے سرفراز کیا گیا اور آج بھی وہ فتوے جوں کے توں موجود ہیں قاری صاحب نے کہا کہ اس کے برعکس جن لوگوں پر پاکستان کی مخالفت کا بھونڈا الزام لگایا جاتا ہے انہوں نے فلسفہ کی حد تک ضرور مخالفت کی لیکن کسی لیگی لیڈر کو کافر نہیں کہا اور پاکستان بن جانے سے لیکر اب تک وہ تعمیر و استحکام وطن اور اس میں اسلامی قدروں کے نفاذ کے لیے سرگرم عمل ہیں انہوں نے کہا کہ خود مولانا نورانی مختلف مواقع پر ان لوگوں کی قیادت میں کام کر چکے ہیں جن میں بھٹو دور کی اسمبلی میں خان عبدالولی خان اور مفتی محمود کی قیادت ،، ، کے الیکشن اور تحریک میں مولانا مفتی محمود کی قیادت شامل ہے اور اب جبکہ نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی گھڑی قریب آ رہی ہے تو نورانی صاحب ایک طرف تو گڑھے مردے اکھاڑ رہے ہیں اور دوسری طرف وہ فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کر کے فضا کو مسموم کر رہے ہیں جس کے ہولناک انجام کی شاید انہیں خبر نہیں قاری نور الحق نے صدر ضیاء الحق سے مطالبہ کیا کہ وہ سپریم کورٹ کے ججوں پر مشتمل ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیشن قائم کریں تاکہ پاکستان کی ۳۱ سالہ تاریخ میں مختلف سیاسی اور غیر سیاسی عناصر اور جماعتوں کے کردار کا جائزہ لیا جا سکے اور یہ معلوم ہو سکے کہ اس ملک کی سنجیدہ خدمت کس نے کی اور کون مجرم ہے انہوں نے نورانی صاحب سے اپیل کی کہ وہ اپنی روش پر نظرثانی کریں اور ملک کو انتشار سے بچائیں۔

عظیم الشان سیرت النبیؐ کانفرنس

شکارپور مدرسہ عربیہ مصطفائیہ تعلیم القرآن جماتی حال شکارپور کی طرف سے ۲۰ ربیع الاوّل ۱۳۹۹ھ ایک عظیم الشان سیرت النبیؐ کانفرنس زیر صدارت حضرت العلامہ مولانا محمد عالم بھوڑ سجادہ نشین درگاہ عالیہ جرار بھوڑ شریف منعقد ہو رہا ہے جس میں سندھ اور پنجاب کے نامور علماء کرام شرکت فرماویں گے۔ مہمان خصوصی استاد العلماء حضرت مولانا عبداللہ صاحب چانڈیہ (رتوڈیرو) ہوں گے کانفرنس میں سندھ کے مشہور روحانی پیشوا حضرت مولانا عبدالکریم صاحب قریشی آف بیر شریف نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان اور صوبائی امیر پیر سید محمد شاہ امروٹی اور دیگر علماء شرکت کر رہے ہیں۔

پڈعیدن تعلقہ نوشہرو فیروز کا خصوصی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام تعلقہ نوشہرو فیروز کا خصوصی اجلاس جامع مسجد عیدگاہ اظہار نگر پڈعیدن میں منعقد ہوا۔ جس میں تعلقہ نوشہرو فیروز کے امیر مولانا قاری محمد حسن صاحب جنرل سیکرٹری تعلقہ نوشہرو فیروز جناب حافظ مسعود احمد کے علاوہ جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں نے شرکت کی۔ اس اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ قاری محمد حسن صاحب نے بنیادی رکن سازی کی مہم کا آغاز کیا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ جمعیت کے اجلاس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو مکمل تعاون کا یقین دلایا اور حکومت کو پاکستان قومی اتحاد کی طرف سے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ اس کے بعد پاکستان کی سالمیت اور بقا کے لیے دعا مانگی گئی۔

وزیر بلدیات کی یقین دہانی

جھنگ : وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی محمد زمان اچکزئی نے فرمایا کہ حکومت ۱۲ ربیع الاوّل کو اسلامی نظام کے نفاذ کی ابتداء کر دیگی جس سے معاشرہ میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہوں گی اور ہم پاک و صاف معاشرہ کی طرف پیشقدمی کریں گے وہ چنیبہ ہاؤس میں جھنگ سے آئے ہوئے چوہدری محمد عقیل ضیاء سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ اور چوہدری محمد بشیر پر مشتمل وفد سے باتیں کر رہے تھے۔ وفد نے جھنگ کے مسائل کے بارے میں بتایا کہ ہمارے علاقہ کا سب

سے بڑا معاشی مسئلہ سوئی گیس کی فراہمی بیکاری کے علاج کے لیے کارخانوں کا قیام۔ نہری پانی کے ۵۰ فی صد حصہ کو جو انتہائی ناکافی ہے بڑھانا۔ جھنگ کو بذریعہ ریلوے لائن فیصل آباد اور لیہ سے ملانا۔ براستہ شورکوٹ جھنگ سے لاہور کو تیز رفتار ٹرین کو چلانا۔ جھنگ تا ٹوبہ و چنیوٹ روڈ میں توسیع ان کی اور فیصل آباد روڈ کی فوری مرمت۔ جھنگ کی شہری آبادی خصوصاً ریلوے پھاٹک گوجرہ روڈ تا سٹلائٹ ٹاؤن۔ بستی اتا ڈلی۔ مرضی پورہ۔ ریلبازار وغیرہ میں نکاسئ آب کا فوری انتظام۔ شہری آبادی کی طرح دیہات کو بھی تمام سہولیاتِ زندگی جلد مہیا کی جائیں تاکہ یہ شہروں کا رُخ نہ کریں۔ وزیر موصوف نے یقین دلایا کہ حکومت اپنی پوری جدوجہد کر رہی ہے کہ شہروں اور دیہات کی مشکلات و مسائل کو جلد از جلد حل کرے انہوں نے مندرجہ بالا مسائل کو ضروری اور اہم قرار دیا اور ان کے حل کرنے کا یقین دلایا۔

وفد نے وفاقی وزیر شمالی سرحدی و قبائلی علاقہ وامور کشمیر حاجی فقیر محمد سے بھی ملاقات کی انہیں کچھ مسائل پیش کئے انہوں نے موقع پر ہی ان کے حل کرنے کے احکامات جاری فرمائے آپ نے کہا کہ سابقہ حکومت ملک کو مسائلستان بنا کر گئی ہے ہم رات دن اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ عوام کی مشکلات کا علاج کیا جائے لیکن یہ حقیقت ہے کہ جب تک اس فرسودہ اور سرمایہ دارانہ نظام کی جگہ اسلام کے عادلانہ اور منصفانہ نظام کو نہ لائیں گے ہمارے مزدور اور غریب لوگوں کے مسائل حل۔ معاشرہ سے ملاوٹ۔ رشوت، چوری، ڈاکہ، زنا جیسی لعنتوں کا خاتمہ مشکل ہی نہیں ناممکن ہے ہمیں یقین ہے کہ اسلامی نظام کے نفاذ سے بیروزگی اور مہنگی قوم خوشحال اور فارغ البال ہوگی ملک ترقی و خوشحالی کی منازل طے کرے گا۔

شیخوپورہ

ڈاکٹر عبدالحق تارڑ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع شیخوپورہ نے جمعیۃ علماء اسلام کی رکنیت سازی کے سلسلہ میں کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد موجودہ دور میں رکنیت سازی کی اہمیت اور جمعیۃ کے سیاسی کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا جمعیۃ علماء اسلام اس وقت ملک کی سب سے بڑی جماعت اور عوام کی مقبول ترین جماعت ہے جو کہ پاکستان کے چاروں صوبوں میں یکساں طور پر مقبول ہے۔ جمعیۃ میں ہر طبقہ اور ہر مکتبِ فکر کے لوگ شامل ہیں۔ انہوں نے جمعیت میں شمولیت کے لیے کسی فرقہ دیوبندی۔ بریلوی۔ اہلحدیث۔ شیعہ پر کوئی پابندی نہیں ہر مسلمان عورت اور مرد جمعیت علماء اسلام کا رکن بن سکتا ہے۔

کمہار منڈی ملتان کی سرگرمیاں

۱۹ر جنوری ۱۹۷۹ء بعد نماز عشا مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری کی مرکزی جامع مسجد کمہار منڈی میں تقریر تھی جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی تو صدارت کے لیے علاقہ کی معروف دینی و سیاسی شخصیت علامہ عبدالحق صاحب مجاہد کا نام پیش ہوا حاضرین نے نعروں کی گونج میں تاکید کی۔ اجلاس سے جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما خطاب کرتے رہے کافی انتظار کے بعد اطلاع آئی کہ مولانا لقمان ایک خاص مجبوری کی وجہ سے نہیں آ رہے تو سامعین میں کچھ بددلی پیدا ہوگئی تو فوراً صدر مجلس مائیک پر تشریف لائے اور ایک ایمان افروز اور ولولہ انگیز خطاب کے ساتھ سامعین سے کہا کہ ہمارے اکابر کی سنت چلی آ رہی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے سے چھوٹوں کو قیادت میں لا کر حوصلہ افزائی کرتے ہیں جیسے کل ہند کے علماء کی موجودگی میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ہاتھ پر سید انور شاہ صاحب کشمیری نے بیعت کی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آپ حضرات صرف اکابر کی ہی تقریروں میں بیٹھیں گے تو یہ نوجوان حضرات کس طرح آئیں گے۔ صدر مجلس نے اپیل کی کہ حسب سابق تمام مجمع جما رہا چنانچہ سامعین نے پورے جوش و خروش کے ساتھ ۱۲ بجے تک جلسہ جاری رکھنے کا اعلان کیا چنانچہ مولانا تونسوی کے فرزند دلدار جمند اور دوسرے تنظیم کے مبلغین کے خطاب کے بعد جلسہ و عاجز پر ختم ہوا۔

دوسرے روز ولائیت آباد کالونی کے پیچھے مولانا قاری عبدالکریم شاہ صاحب کا جلسہ تھا۔ وہاں ایک مخصوص فرقے کے لوگوں نے جلسہ کو درہم برہم کرنے کی سازش کی تو منتظمین کی اپیل پر کمہار منڈی جمعیۃ کے سیکرٹری جنرل علامہ عبدالحق صاحب مجاہد کے حکم پر محمد علی الرازی اور حافظ غلام محمد سالاروں کی قیادت میں بیسیوں رضا کاروں کے دستے جلسہ کی حفاظت کے لیے پہنچ گئے چنانچہ سیرت النبیؐ کا جلسہ کامیاب ہوا اس سے دوسرے روز مولانا لقمان خود تشریف لائے اور دوبارہ جلسہ کرنے کا اعلان کیا۔

آج پھر جامع مسجد کمہاراں میں جلسہ کی کارروائی حسب سابق علامہ عبدالحق صاحب مجاہد کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مولانا عبدالواحد صاحب ندیم اور دوسرے مقررین اور نعت خوانوں کے ایمان افروز بیانات کے بعد مولانا لقمان نعرۂ تکبیر اللہ اکبر۔ تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد۔ نظام مصطفیٰ زندہ باد۔ علماء دیوبند زندہ باد کے ایمان افروز نعروں کی گونج میں سٹیج پر تشریف لائے۔

صدر مجلس علامہ عبدالحق صاحب مجاہد نے سب سے قبل خطبہ صدارت سے اجلاس کی کارروائی شروع کی پھر مولانا لقمان نے خطاب فرمایا۔

حضرت مولانا نے فرمایا کہ علماء دیوبند نے ڈیڑھ سو سال انگریز سے جنگ لڑ کے یہ ملک حاصل کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ جب ہمارے علماء جیلوں میں جل رہے تھے پھانسیوں پر چڑھ رہے تھے اور سوروں کی کھال میں سی کر جلائے جا رہے تھے اس وقت بریلوی علماء انگریزوں کے سپاہیوں کو جنگ جیتنے کے تعویز دینے میں مصروف تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرا دعویٰ ہے کہ ایک بھی بریلوی مولوی نے آزادی ہند کے لیے ایک ایک دن بھی جیل نہیں کاٹی۔ اور علماء دیوبند کے اکابر نے جیلوں میں تفسیریں لکھ ڈالیں۔ انہوں نے فرمایا کہ انشاء اللہ آئندہ انتخاب میں عوام قائد اسلامی انقلاب مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے قومی اتحاد کو ووٹ دیں گے۔ انہوں نے فرمایا لیکن انتخاب سے قبل اسلامی آئین نافذ کر کے معاشرہ کو مکمل پاک کرنا چاہیے۔

مولانا کا روح پرور خطاب دو گھنٹہ جاری رہا اس کے بعد حضرت مولانا علامہ عبدالحق صاحب مجاہد نے دعا کرائی اور اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

میانوالی

جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کی ممبر سازی زور شور سے جاری ہے۔ علاقہ کی کئی اہم شخصیات جمعیت میں

شامل ہوئی ہیں اور انہوں نے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم پر اظہار اعتماد کیا ہے نئے شامل ہونے والوں میں نور خان ٹھیکیدار دتہ خیل ، سلطان خان نمبردار - محمد اقبال خان چھدرو - شیر زمان خان - محمد نواز خان حافظ رئیس آف عیسیٰ خیل وغیرہ شامل ہیں۔

گذشتہ روز مقامی جمعیۃ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب منعقد ہوا جس میں ممبر سازی اور دیگر امور کا جائزہ لیا گیا آخر میں جمعیۃ کے اکابرین حضرت درخواستی ، حضرت مفتی محمود صاحب حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہم العالی کی قیادت کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا گیا اور ان کی صحت کے لیے دعا کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام کے مقامی ممتاز راہنما حضرت مولانا محمد رمضان صاحب (صدر پاکستان ، قومی اتحاد ضلع میانوالی کے نوعمر کمسن صاحبزادے حافظ خلیل احمد نے ۱۲ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا ہے اس خوشی میں مولانا محمد رمضان صاحب نے معززین شہر اور جمعیۃ کے رفقاء کو پر تکلف دعوت طعام دی مدرسہ عربیہ تبلیغ الاسلام موتی مسجد میانوالی کے مدرس قاری بشیر احمد صاحب دن رات محنت کر کے بچوں کو پڑھا رہے ہیں۔

جمعیۃ کے کارکنان ملک محمد یوسف صاحب و حاجی عطا محمد نے ضلعی سربراہ کے کہنے پر ضلع کے مختلف مقامات دتہ خیل - بہا تھی - نور اللہ - ار ائیانوالی - ذلہ - گلمیری وغیرہ پر جمعیت کے کارکنان بنا کر دفاتر قائم کر دئیے ہیں۔

اکوڑہ خٹک

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام اکوڑہ خٹک کا ایک اجلاس مقامی امیر حاجی رحمان الدین صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے صاحبزادے مولانا انوار الحق نے سابقہ اجلاس و انتخاب کی رپورٹ اور منعقدہ اجلاس کے ایجنڈے سے حاضرین کو آگاہ کیا - اجلاس میں مقامی انتخاب کی توثیق کی گئی - اور فیصلہ کیا گیا کہ جمعیت کی رکن سازی و دیگر امور کے سلسلہ میں سرگرمیاں تیز کر دی جائیں۔

مقامی انتخاب مندرجہ ذیل ہے۔

امیر : الحاج رحمان الدین صاحب ، صدر قومی اتحاد اکوڑہ خٹک
اول نائب امیر : مولانا حافظ فضل من اللہ صاحب
دوم نائب امیر : ڈاکٹر محمد اسرار صاحب
ناظم اعلیٰ : حاجی شیر بہادر صاحب صدیقی
نائب ناظم : ظہور احمد اعوان۔
ناظم نشر و اشاعت : فضل قیوم صاحب۔
خزانچی : حاجی سید نور بادشاہ صاحب
سالار : جناب سعید خان صاحب

خراجِ تحسین

مناظر اسلام علامہ عبدالستار صاحب تونسوی نے سعودی عرب میں تین ماہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے علامہ تونسوی صاحب کے ذریعے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی یاد تازہ کر دی اپنے شفیق اور مجاہد فی سبیل اللہ استاذ مکرم حضرت مدنیؒ کی طرح علامہ تونسوی پر بھی اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہوا کہ انہوں نے روضۃ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سائے میں عرب علماء اور عوام کو قرآن پاک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دیا - خطیب پاکستان علامہ تونسوی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں - خدا تعالیٰ علامہ تونسوی کی عمر دراز کرے - آمین

سینکڑوں افراد کی جمعیۃ میں شمولیت

مری : تحصیل مری میں ڈیڑھ ماہ سے رکن سازی کا کام نہایت زور و شور سے ہو رہا ہے اب تک تقریباً تین ہزار افراد جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کر چکے ہیں - جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مری کے امیر اور قومی اتحاد کے سابق امیدوار صوبائی اسمبلی قاری محمد اسد اللہ عباسی کی قیادت میں حاجی عبدالشکور قاضی مشتاق احمد اور قاری محمد ایوب نے تحصیل بھر میں ۲۵ دیہاتوں کا ۱۵ روزہ تفصیلی دورہ کیا - اور درجنوں اجتماعات سے خطاب کیا - قاری محمد اسد اللہ عباسی صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخی رکن سازی کی اہمیت اور قائدین جمعیۃ کے کردار پر تفصیلی روشنی ڈالی - ان علاقوں میں سینکڑوں افراد نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا - جن کے نام عنقریب ترجمان اسلام کو روانہ کر دیئے جائیں گے - قاری محمد اسد اللہ عباسی نے کہا کہ تحصیل مری میں جمعیت علماء اسلام ایک مضبوط سیاسی پارٹی کی حیثیت سے ابھر رہی ہے اور انشاء اللہ رکن سازی کی رفتار اگر یوں ہی رہی تو ربیع الثانی کے اختتام تک ۶ ہزار افراد جمعیت علماء اسلام کے باقاعدہ ممبر بن جائیں گے۔

ہمدردانہ اپیل

وارہ کے علماء اور عوام کو تشویش ہے کہ ڈی سی صاحب نے وارہ میں ایک سینما کی اجازت دی ہے علماء نے مطالبہ کیا ہے کہ عوام کو مطمئن کیا جائے اور سینما بند کیا جائے ورنہ تمام حالات کی ذمہ داری ڈی سی صاحب پر ہوگی۔

آزاد کشمیر

جمعیت علماء اسلام جموں وکشمیر کا ایک اجلاس ۵ جنوری بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عصر مکی مسجد تھوری ددیال میں زیر صدارت حاجی ملک عبدالعزیز منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر اختر الزمان غوری مولانا مہر دین - قاری محمد - گلزار عابد - قاری حق نواز حقانی - حاجی یاسین - شیخ فضل الرحمن قاری عبدالقادر اور حاجی کرم داد نے شرکت کی۔ جس میں ضلعی صدر ڈاکٹر اختر الزمان غوری نے کہا کہ جو لوگ پاکستان و آزاد کشمیر میں فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں - انشاء اللہ وہ کبھی بھی اپنے عزائم میں کامیاب نہیں ہوں گے - دراصل یہ لوگ انگریز کی سنت کو زندہ کر رہے ہیں - ملک حاجی عبدالعزیز نے مطالبہ کیا کہ ٹی وی پروگرام اقرا کو بچوں کے لیے نہایت ضروری ہے - اس کا وقت بڑھایا جائے تا کہ صرف رسمی طور پر ہی نہیں بلکہ بچے حقیقی طور پر قرآن پاک کی تعلیم حاصل کر سکیں - اور آزاد کشمیر کے اداروں اور دفتروں میں پاکستان کی طرح نمازوں کی پابندی کرائی جائے۔

گوجرانوالہ

جمعیت علماء اسلام گوجرانوالہ کی تنظیمی کمیٹی کے سربراہ اور سیکرٹری جنرل حکیم صوفی حسین احمد سوز لدھیانوی نے گذشتہ روز جامع مسجد مدینہ شاہین آباد میں جمعتہ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں جمعیتہ علماء اسلام ایسی واحد جماعت ہے جس کے رہنما اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گامزن ہیں انہوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ رکنیت سازی کے کام کو تیز تر کر دیں تاکہ ۳۰ ربیع الثانی تک رکنیت سازی کا کام ختم ہو سکے۔ آخر میں انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ علاقائیت، قومیت اور فرقہ واریت کے عنوان سے قوم میں تفرقہ ڈالنے والوں سے ہوشیار رہیں۔ اور جمعیۃ کے ہاتھ مضبوط کریں۔ انہوں نے کہا وہ دن اب دور نہیں جب پاکستان میں اسلامی قانون چلے گا اور تمام فیصلے شریعت محمدی کے مطابق ہوا کریں گے۔

نماز جمعہ کے بعد شاہین آباد میں جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ مندرجہ ذیل عہدیدار اتفاق رائے سے منتخب کئے گئے۔

امیر: قاری محمد سلیم شاہد

ناظم اعلیٰ: حاجی عبد الصمد

خزانچی: محمد یعقوب

سالار: ملک عبد اللطیف

شمولیت

سیالکوٹ شہر کی مشہور دینی درس گاہ دار العلوم الشہابیہ کے مہتمم تفسیر معالم القرآن کے مصنف شہر کی با اثر اہم شخصیت ممتاز عالم دین مولانا محمد علی صدیقی کاندھلوی نے باضابطہ طور پر فارم رکنیت پُر کر کے جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کر لی ہے جمعیتہ کے تمام شہری اور ضلعی حلقوں نے مولانا کی شمولیت اختیار کر لی ہے جمعیتہ کے تمام شہری اور ضلعی حلقوں نے مولانا کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے اور انتہائی خوشی کا اظہار کیا ہے۔ مبلغ جمعیت شہر قاری محمد امین فاروقی حافظ محمد صادق مناظر اسلام حافظ منظور احمد صاحب پر مشتمل تین رکنی وفد رکنیت سازی کے سلسلہ میں درسگاہ شہابیہ میں مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا مولانا نے فارم رکنیت پُر کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے بھی میری ہر طرح کی ہمدردیاں جمعیتہ علماء اسلام جو کہ علماء حق کی جماعت ہے کے ساتھ تھیں اور آج مستقل طور پر اس قافلہ میں شامل ہو رہا ہوں جمعیت کے ضلعی اور شہری امیروں مولانا فیروز خاں صاحب اور سید پیر بشیر احمد نے بھی تہہ دل سے مولانا کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔

جھنگ صدر کے دو معزز ماہرین

کی جمعیتہ علماء اسلام میں شمولیت

مہر غلام عباس سیال ماہر قانون اور قاضی منظفر احمد ایڈووکیٹ (ریٹائرڈ میجر) نے آج جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ انہیں مرکزی امیر حضرت شاہ مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر مکمل یقین و اعتماد ہے۔ انہوں نے مزید یقین دلایا کہ وہ پاکستان میں نفاذ اسلام اور پاکستان کی سالمیت و ترقی میں رہنماء قومی اتحاد و جمعتہ علماء اسلام میں شانہ بشانہ کام کریں گے۔

سانگھڑ کا تربیتی اجلاس

گذشتہ دنوں جمعیت علماء اسلام سانگھڑ کا تربیتی اجلاس نائب امیر جناب غلام قادر کی صدارت میں دفتر جمعیتہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز حافظ محمد علی نے تلاوت کلام پاک سے کیا اس کے بعد تمام حاضرین نے اپنا اپنا تعارف کرایا۔ تعارف کے بعد حاجی غلام حمید صاحب نے درس قرآن دیا۔ درس قرآن کے بعد جناب عبد الحمید صاحب ہارڈ ویئر والے نے درس حدیث دیا۔ بعد ازاں محمد طفیل جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام سانگھڑ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تاریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے بزرگوں نے حصول آزادی کے لیے بے بہا قربانیاں دی ہیں تب جا کر مسلمانوں کو ایک خطۂ ارض ملا جو مسلمانوں نے اس لیے حاصل کیا تھا کہ اس خطے میں اللہ کی حاکمیت قائم کی جائے گی۔ مگر بد قسمتی سے پاکستان بن جانے کے تیس تینتیس سال بعد بھی وہ مقصد حاصل نہ ہو سکا جس کے لیے یہ ملک حاصل کیا گیا تھا ہر آنے والی حکومت نے اسلام کا نام تو ضرور لیا مگر عملاً کچھ نہ کیا۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس سلسلے میں کچھ پیش رفت ہوئی ہے اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو انشاء اللہ وہ دن دُور نہیں جب یہ ملک اسلامی نظام کی برکتوں سے اقوام عالم کیلئے قابل رشک بن جائے گا۔ اجلاس سے سیکرٹری اطلاعات ونشریات محمد سلیم قریشی کے علاوہ نائب امیر جناب غلام قادر صاحب نے بھی خطاب کیا۔

شمولیت:

جمعیتہ علماء اسلام سانگھڑ کی رکنیت سازی کی مہم کے دوسرے ہفتے مندرجہ ذیل افراد نے جمعیتہ میں شمولیت اختیار کی۔

جناب محمد الیاس۔ جناب حسن محمد۔ حاجی محمد دین صاحب۔ مراد علی صاحب۔ عبد الرحیم صاحب۔

خانپور کا ہنگامی اجلاس

پاکستان قومی اتحاد کے صدر اور امیر جمعیت علماء اسلام خانپور جناب حاجی منظور احمد خواجہ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ضلعی جمعیتہ کے جنرل سیکرٹری مولانا غلام مصطفیٰ اور جمعیتہ کے ناظم مولانا قاری حماد اللہ شفیق نے کارکنوں کو تنظیم کو مضبوط بنانے کے لیے زور دیا۔ کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں بد دیانت راشی افسروں کا محاسبہ کیا جائے۔ اجلاس میں متفقہ طور پر یہ قرار داد پاس ہوئی کہ خان پور کے ایڈ منسٹریٹر صاحب شہر میں اندھا دھند من مانی کارروائیوں میں مصروف عمل ہیں۔ جب بھی انہیں صحیح کام کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو الٹا دھمکی آمیز رویہ اختیار کرتے ہیں۔ اس لیے ایڈ منسٹریٹر کا فی الفور تبادلہ کر کے شہریوں کو نجات دلائی جائے۔ شہر میں بلدیہ نے جو ٹھیکے دیئے ہیں سب غلط اور نامناسب ہیں اور جو کام ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں ان کی کارکردگی بالکل غلط ہے۔ لہٰذا ان کاموں کی تحقیقات کرائی جائے اور جٹالہ صاحب کو تبدیل کر کے انکوائری کی جائے۔

انتقال پر تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام کے شہری نظام اور پاکستان قومی اتحاد کے ممتاز رہنما و عالم دین حضرت مولانا محمد امیر صاحب خطیب جامع مسجد کوہاٹی میانوالی کے والد محترم مولانا محمد زمان صاحب ۹۵ سال کی عمر پا کر وفات پاگئے ہیں جن کی نماز جنازہ میں میانوالی کے کثیر لوگوں نے شرکت کی مرحوم نہایت متقی سادہ با اخلاق انسان تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے جمعیۃ کی مقامی شاخ نے اظہار تعزیت کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جناب محمد اسلم صاحب چغتائی کی والدہ ماجدہ ۱۸ جنوری کو رضائے الٰہی سے انتقال فرما گئیں۔ جمعیۃ علمائے اسلام سرگودھا کے کارکنوں نے مرحومہ کے لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔ اور دعا کی کہ اللہ رب العزت مرحومہ کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے۔

کہروڑ پکا

گذشتہ دنوں مدرسہ عربیہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالمجید صاحب ندیم نے کہا کہ تحریک حریت میں علماء دیوبند کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ جنہوں نے تحریک آزادی میں انگریز کے حق میں فتویٰ دیا وہ آج اپنی داغدار ماضی پر پردہ ڈالنے کے لیے علماء حق کو بدنام کرنے کی ناپاک جسارت کر رہے ہیں مولانا عبدالغفور حقانی نے کہا کہ مدارس عربیہ قرآن کی نرسریاں ہیں جس طرح نرسری میں سے ہر قسم کا پودا میسر آسکتا ہے۔ اسی طرح مدارس عربیہ بھی مسلمانوں کے لیے ہر قسم کی شخصیتیں تیار کرتے ہیں (یعنی محدث، مفسر، خطیب، امام، فقیہ، مفتی وغیرہ) مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی جھلک مدارس عربیہ کی مرہون منت ہے۔ اور انہوں نے علماء دیوبند کو شاندار خراج تحسین [illegible] کیا [illegible] نہوں نے اس دور [illegible] میں اسلام کے تحفظ کے [illegible] ہے۔ [illegible] عربیہ کا جال بچھایا۔ مولانا ندیم نے مدرسہ عربیہ باب العلوم کی تعلیمی، تدریسی، تبلیغی خدمات کو سراہا اور مدرسہ کے مہتمم شیخ غلام محمد عباسی، شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی کو مدرسہ کی کامیابی پر مبارکباد دی۔

سیرت النبی صلعم پر جلسے

ربیع الاول کے مبارک مہینہ میں اکاڑہ شہر میں سیرت النبی پر بزم شیخ الہند کے زیر اہتمام جلسے منعقد ہوں گے۔ جس میں ملک کے مایہ ناز علماء کرام شرکت کر رہے ہیں۔ مورخہ ۲ فروری تا ۸ فروری تک حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب جامعہ رشیدیہ ساہیوال حضرت مولانا سلیمان صاحب طارق خطیب گول چوک اوکاڑہ حضرت مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب گیلانی صدر پاکستان قومی اتحاد ضلع ساہیوال۔

سالانہ جلسہ

دارالعلوم عربیہ نعمانیہ صالحیہ (رجسٹرڈ) ڈیرہ اسماعیل خان کا ۳۸ اڑتیسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۲، ۳، ۴ مارچ ۱۹۷۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمطابق ۲، ۳، ۴ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ منعقد کیا جا رہا ہے جس میں ملک بھر کے علماء کرام مشائخ عظام اصلاحی، تبلیغی خطابات فرمائیں گے۔

تحصیل جڑانوالہ کا اجلاس

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام تحصیل جڑانوالہ کا ایک ہنگامی اجلاس منڈی ٹھوالہ روڈ زیر صدارت رائے احمد علی خاں صاحب منعقد کیا گیا جس میں مولانا قاری عبدالکریم صاحب نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت کے لیے دیہاتوں میں تبلیغی سلسلہ کو تیز کیا جائے۔ تبلیغی فریضہ کو ادا کرنے اور سنت نبوی کو زندہ کرنے میں مکمل محنت کرنی ضروری ہے۔ اس کے بعد قاری محمد اسلم صاحب نے دین کی استقامت پر روشنی ڈالتے ہوئے خطاب فرمایا۔ ان کے بعد حکیم علی محمد صاحب نے تقریر کی۔ آخر میں جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز راہنما مولانا مسعود الرحمان نے اجلاس کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

حلقہ خواتین کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ ورکاں کے حلقہ خواتین کا اجتماع زیر صدارت بیگم توحیدی حاجی محمد عبداللہ کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا جس میں چیف آرگنائزر حلقہ خواتین جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ بیگم مریم علامہ نے خواتین سے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام علماء حق کے قافلہ کا نام ہے اور اس کی قیادت بھی اللہ کے قرآن اور پیغمبر کی سنت کو پوری طرح سمجھنے والے لوگ کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر آپ اس ملک میں پوری طرح اسلام کا نفاذ چاہتی ہیں تو میں تمام بہنوں کو یہ مشورہ دوں گی کہ وہ اپنی زندگیوں میں اسلام کے مطابق تبدیلی پیدا کرنے کے نفاذ کے لیے دی گئی قربانیوں اور جدوجہد کو کامیاب بنانے کا عملاً ثبوت دیں آپ نے قائد جمعیۃ اور پاکستان قومی اتحاد مولانا مفتی محمود صاحب کی شب و روز محنت کو خراج تحسین پیش کیا کہ مفتی صاحب صدق دل سے اسلام کی سربلندی کے لیے کام کر رہے ہیں اجتماع سے محترمہ بیگم طیبہ نور عزیزہ امت الرحیم اور میمونہ صادق نے بھی خطاب کیا۔

نوشہرہ ورکاں

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ خواتین نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں زیر نگرانی بیگم توحیدی و عزیزہ میمونہ صادق رکن سازی کی مہم تیزی سے جاری ہے اب تک دو سو سے زائد خواتین نے باقاعدہ رکنیت فارم پر کر کے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کی ہے اور باقی حلقوں میں رکن سازی ہو رہی ہے ضلع گوجرانوالہ میں خواتین کے حلقوں کی نگرانی جمعیۃ کی چیف آرگنائزر بیگم مریم علامہ کر رہی ہیں انتخابات مرکزی حضرات کی ہدایات کے مطابق کرائے جائیں گے۔

شمولیت

صادق آباد کے ممتاز عالم دین مولانا مشتاق صاحب الفیصل ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر اور چوہدری عبدالحمید صاحب مالک نیشنل فیکٹری صادق آباد اور محمد زاہد گوندل صاحب نے اپنے متعدد ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا انہوں نے اپنے بیان میں حافظ الحدیث والقرآن مولانا عبداللہ درخواستی اور قائد انقلاب اسلامی مولانا مفتی محمود صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ان کی شمولیت پر مقامی امیر مولانا عبدالصمد صاحب اور سید خالد شہزاد ایڈووکیٹ ناظم عمومی حکیم نادر خان اور محمد ابوبکر قلمی صاحب نے خیر مقدم کیا۔

دارالعلوم اور مسائل

اس عنوان کے تحت ہم روزمرہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خطوط خوشخط جامع مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں۔ ایسے مراسلے شامل اشاعت نہیں ہوں گے جو کاغذ کے ہر دو اطراف طویل اور جن پر مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مراسلات اس پتہ پر بھیجیں: شعبہ دارالعلوم و مسائل ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

وزیر بلدیات توجہ فرمائیں

دسمبر کے پہلے ہفتہ میں سھکیکی تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کا ایک وفد وفاقی وزیر بلدیات حاجی محمد زمان خان اچکزئی کی خدمت میں پیش ہوکر یونین کونسل سھکیکی کے سیکرٹری رانا محمد رفیق کے بارے میں شکایات سنیں۔

حاجی صاحب نے درخواست پر ڈی سی صاحب گوجرانوالہ کو انکوائری کے احکامات جاری فرمائے لیکن اب تک کوئی افسر انکوائری کے لئے سھکیکی نہیں پہنچا۔ اہالیان سھکیکی نے اس سے پیشتر اے سی صاحب حافظ آباد اور ڈی سی صاحب گوجرانوالہ کی خدمت میں سیکرٹری کے بارے میں معروضات پیش کی تھیں کہ سیکرٹری شرابی اور راشی ہے شراب کے نشے میں ایک ٹرک ڈرائیور کی داڑھی پکڑ کر کھینچی گالیاں دیں اور اسے ایک دکان میں گھنٹہ بھر بند رکھا۔ ان معروضات کے باوجود کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ بلکہ اس دن سے سیکرٹری رانا رفیق اکثر ڈیوٹی سے غیر حاضر رہا اور سفارشیں تلاش کرتا رہا۔ اب اس کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ اس نے افسران بالا تک اپروچ کرلی ہے ہم وزیر بلدیات پاکستان حاجی محمد زمان خان کی خدمت میں استدعا کرتے ہیں کہ اگر شارع عام شراب پینے اور کھلے بندوں رشوت لینے والا ملازم جس کی بدکرداری اور بداخلاقی کا تمام قصبہ گواہ ہے دندناتا پھرتا ہے۔ باوجود افسران بالا تک اس کی ناجائزیوں کی رپورٹ پہنچانے کے اس سے بازپرس نہیں کی جارہی۔

عوام جو ایسے بدکردار راشی اور بداخلاق ملازموں کے ستائے ہوئے ہیں کس سے جاکر فریاد کریں کہ ان ظالموں کے ظلم سے ہمیں بچاؤ۔

اہل سکھیکی ضلع گوجرانوالہ

چارسدہ کو نمائندگی دیجئے

چارسدہ تحصیل اپنی وسیع اور گنجان آبادی کے پیش نظر ایک اہم تحصیل شمار کی جاتی ہے۔ اور اس کی زرعی۔ تجارتی صنعتی اور فنی حیثیت کے علاوہ مذہبی اور سیاسی روایات اس تحصیل کو زیادہ منفرد اور ممتاز بنا چکی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چارسدہ کو تاریخی علاقہ شمار کیا جاتا ہے۔ مگر تاریخی پس منظر رکھنے کے باوجود یہ صوبہ سرحد کا سب سے پسماندہ خطہ ہے۔ جسے ہر حکومت میں نظرانداز کیا جاتا رہا ہے۔ اور اس کے عوامی مسائل میں روزبروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ چارسو بکھرے ہوئے چھوٹے بڑے دیہات میں بے روزگاری نوجوانوں کا گھیراؤ کئے ہوئے ہے۔ اور جوہر قابل کو زنگ لگ رہا ہے۔ ایسے دیہات بھی ہیں جہاں تعلیم کی روشنی کا ابھی گذر بھی نہیں ہوا۔ کئی علاقے سڑکوں سے محروم ہیں۔ اور جہاں برائے نام سڑکیں ہیں۔ ان کی تعمیر و مرمت پر کوئی توجہ نہیں دی جارہی۔ یہی حال پلوں اور پلیوں کا بھی ہے۔ اور دوآبہ اور شونگرہ دریائے چنالی پر پل نہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے سے منقطع ہے۔ اور دونوں علاقے بیسیوں دیہات کی ہزاروں کی آبادی پر مشتمل ہیں۔ پچھلے سال شونگرہ کے مرکزی علاقہ مرزا ڈھیر اور چلینز کے قریب دریائے جلبندی پر جو پل تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کے دونوں طرف مٹی سے ڈھکے ہوئے سڑک کے کنارے ڈھے گئے ہیں اور پل کو پار کرنے کے لئے اب سیڑھی کی صورت محسوس کی جاتی ہے۔ گویا کئی لاکھ روپے کے صرفہ سے تکمیل کردہ یہ منصوبہ اپنی تعمیری حیثیت کھو بیٹھا ہے اور عجب نہیں کہ چند سے بعد پل قطعی طور پر ناقابل آمد و رفت بن جائے۔ اسی طرح ندی نالے اور گذرگاہیں اپنی ابتری کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اس کے علاوہ کئی دوسرے عوامل بھی ہیں۔ جن کی بدولت یہ تحصیل پسماندگی میں اپنی مثال آپ ہے۔ ان حالات میں یہ بات محتاج غور و فکر ہے۔ کہ تحصیل چارسدہ کی پسماندگی اور مسائل کا قلع قمع کرنے کے لئے صوبے کابینہ میں اس علاقے کا کوئی وزیر لیا جائے۔

مولانا سعید گل

مرزا ڈھیر شونگرہ تحصیل چارسدہ پشاور

شنوہ گڑھی خیل کے پٹواری؟

گورنر صاحب سرحد کی خدمت میں دردمندانہ اپیل ہے کہ ہمارے حلقہ شنوہ گڑھی خیل میں دو پٹواری تعینات ہیں انگریزی حکومت میں ان کا دفتر شنوہ میں تھا جو قیام پاکستان کے بعد عدم توجہ کے باعث مسمار ہوگیا۔ پھر بھی پٹواری صاحبان کاغذات کے ساتھ گاؤں کے بلاکرایہ مکان میں رہتے تھے لیکن ۷۰ء کے اوائل میں جب انتقال اراضی کے سلسلہ میں پٹواری کاغذات پٹوارخانہ سمیت تحصیل ہیڈکوارٹر کرک چلے گئے تاحال انتقال ختم ہونے کے باوجود بھی واپس نہ آئے بار بار افسران متعلقہ کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ اب تحصیلدار صاحب علاقہ کے اکابر سے خفیہ سودا کرکے مہینہ میں پٹواریوں کے ہمراہ ایک دن دورہ کے لیے جاتے ہیں اور ان مخصوص اشخاص کا کام ہو جاتا ہے۔ جنہوں نے پہلے سے پٹواری کے وساطت سازباز کر رکھی ہو۔ باقی ماندہ عوام کرک جو کہ ۲۰/۲۵ میل ہم سے دور ہے۔ بسوں کے کرایوں اور ہوٹلوں کے چکروں میں پھنسے رہتے ہیں۔ نہ معلوم یہ ظلم ناروا مزید کب تک ہم سے روا رکھا جائے گا۔ عالی جاہ کی خدمت عالیہ میں پرزور التماس ہے کہ پٹواریوں کو فی الفور اپنے حلقہ واپس آنے کا حکم صادر فرماکر عوام کی شکایات کا ازالہ فرماویں۔

ملک صبر نواز خان شنوہ گڑھی خیل۔ تحصیل کوہاٹ (کوہاٹ)

طلباء اپنے روائتی انداز میں نظم و نسق کو برقرار رکھتے ہوئے کنونشن میں شرکت کریں

قائدِ طلباء میاں محمد عارف

ملک بھر سے جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان میں شمولیت اختیار کرنے والوں کا خیر مقدم

جمعیۃ طلباءِ اسلام پاکستان کے مرکزی صدر میاں محمد عارف نے طلباء سے اپیل کی ہے کہ طلباء اپنے روائتی انداز میں نظم و نسق کو برقرار رکھتے ہوئے کنونشن میں شرکت کریں۔ اور وفدوں کی صورت میں شریک ہوں۔

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے صدر جناب ظہیر میر ناظمِ عمومی عبدالخالق ندیم۔ ناظمِ نشریات ظفر لیسین بٹ نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں ملک بھر سے جمعیت طلباء اسلام میں شمولیت اختیار کرنے والوں کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان طلباء کو مبارکباد دیتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں۔ کہ یہ طلباء جمعیۃ کے نصب العین کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے عملی جامہ پہنائیں گے۔

شمولیت شکر گڑھ

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے صدر ظہیر میر اور ناظمِ نشریات ظفر لیسین بٹ نے گذشتہ دنوں ضلع سیالکوٹ کا تفصیلی دورہ کیا۔ اس سلسلے میں شکر گڑھ کے مقامی دفتر میں طلباء کے عظیم اجتماع سے انہوں نے خطاب کیا اور جمعیۃ طلباءِ اسلام کے پروگرام و اغراض و مقاصد سے طلباء کو آگاہ کیا۔ جمعیۃ کے پروگرام سے متاثر ہوکر انجمن طلباء اسلام شکر گڑھ کے ممتاز طالب علم راہنماؤں نے انجمن سے مستعفی ہوکر جمعیت میں شمولیت اختیار کرلی جن کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔
چوہدری غلام حیدر۔ چوہدری عنایت حسین سابق جنرل سیکرٹری سٹوڈنٹ یونین اور گورنمنٹ کالج شکر گڑھ کے نائب صدر چوہدری ادریس احمد۔ جائنٹ سیکرٹری چوہدری رشید احمد۔ مجلسِ اقبال کے صدر محمد قاسم پرویز کلاس نمائندہ عبدالحمید عابد۔ زاہد حسین۔ تجمل حسین۔ محمد اقبال انجم۔ مزمل حسین۔ محمد خالد۔ محمد ارشد۔ محمد عارف اور ان کے بہت سے طلباء ساتھیوں نے جمعیۃ میں شمولیت اختیار کی۔ جناب ظہیر میر صاحب۔ ظفر لیسین بٹ صاحب اور ضلعی ناظمِ عمومی محمد افضل محمد اعظم مقامی صدر نے ان کا خیر مقدم کیا ہے۔

شمولیت حیدر آباد

جمعیۃ طلباء اسلام حیدر آباد کا اجتماع دفتر جمعیۃ میں منعقد ہوا۔ اجتماع سے صوبہ سندھ کے سینئر نائب صدر بشیر احمد قریشی، ضلعی صدر عبدالاحد شفیق اور ضلعی ناظم عمومی ارشد محبوب نے خطاب کیا اس موقعہ پر مسلم کالج حیدر آباد کے طلبہ شاہ عمران خاں۔ محمد یونس۔ شاہ زردار خاں اور عبدالکریم نے جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ جمعیۃ کے راہنماؤں نے ان طلبہ کی جمعیت میں شمولیت کا خیر مقدم کیا۔

انتخاب کلاچی

صدر : محمد زاہد
نائب صدر : عنایت اللہ میاں خیل
ناظم عمومی : معین الدین
ناظم : عبدالرحمن
ناظم نشریات : محمد سلیم
ناظم مالیات : محمد یوسف

انتخاب ماموں کانجن

صدر : محمد اسلم
نائب صدر : حافظ علاؤالدین صدیقی
ناظم عمومی : محمد جہانگیر زاہد
ناظم : حافظ سلیم الدین
ناظم نشریات : محمد عباس
ناظم مالیات : محمد افضل

شمولیت میانوالی

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان ضلع میانوالی کے صدر ملک یعقوب ندیم اور ناظم عمومی محمد حسن عسکری نے اپنے عہدیداروں کے ہمراہ گورنمنٹ ڈگری کالج کا تنظیمی دورہ کیا اور طلبہ کو جمعیۃ کے پروگرام سے مطلع کیا پروگرام سے متاثر ہوکر مندرجہ ذیل طلبہ نے جمعیت میں شمولیت اختیار کرلی۔ عنایت اللہ خاں۔ محمد سرور ممتاز احمد۔ عبداللہ شاہ۔ محبوب الحسن۔ محمد فاروق ظفر اقبال اور بہت سے طلبہ۔

شمولیت

گذشتہ روز گورنمنٹ کالج وزیر آباد کی اسٹوڈنٹس یونین کے منتخب صدر جناب محمد اعجاز سمال جنرل سیکرٹری محمد افضل باجوہ اور پریذیڈنٹ سیکرٹری جمیل مغل نے جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے پروگرام سے متاثر ہوکر باقاعدہ جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ جمعیۃ طلباء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے راہنماؤں جناب فاروق شیخ ظفر لیسین بٹ، عبدالوحید شہزاد اور جناب حافظ منیر نے نئے شمولیت اختیار کرنیوالے ساتھیوں کا خیر مقدم کیا انہیں مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے